قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 25/نومبر 2022ء | 29/ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 25/نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:258

فرمانِ رسولؐ

حضرت بُسرؓ بن ارطاۃ نے نبی کریم ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

اَللّٰھُمَّ اَحۡسِنۡ عَاقِبَتَنَا فِی الۡاُمُوۡرِ کُلِّھَا وَاَجِرۡنَا مِنۡ خِزۡیِ الدُّنۡیَا وَعَذَابِ الۡاٰخِرَۃِ

ترجمہ: اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 17628)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

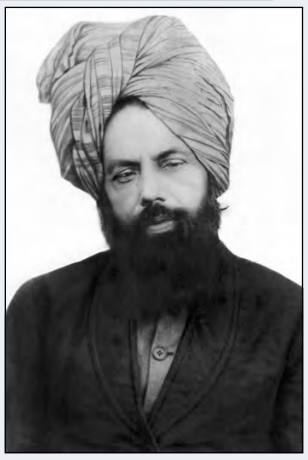

تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ

دن بہت ہی نازک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے سب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 242-243 ایڈیشن 2016ء)

ایک ضروری اعلان

ادارہ الفضل آن لائن کو بعض رپورٹس انگریزی زبان میں موصول ہوتی ہیں جو اردو زبان میں ترجمہ کر کے الفضل کی زینت بنتی اور قارئین کے ایمانوں کو جلا اور دلوں کو گرمانے کا موجب بنتی ہیں۔

آپ تمام دوست و خواتین میں سے بعض ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے انگریزی سے اردو ترجمہ کرنے کی صلاحیتوں اور استعدادوں سے نواز رکھا ہے۔ ایسے دوست و خواتین جو اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر الفضل آن لائن کے لئے خدمت بجالانے کی سعادت پانا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مع واٹس ایپ فون اور ای میل ایڈریس editor@alfazlonline.org یا واٹس ایپ نمبر 00447376159966 پر آج ہی مطلع فرمائیں۔

اس ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ اگر آپ کے کوئی عزیز یا دوست یہ خدمت برضا و رغبت ادا کرنا چاہیں تو ان کے نام بھی بھجوائے جا سکتے ہیں۔ الفضل میں یہ رپورٹس مترجم کے نام کے ساتھ طبع ہوں گی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ تمام نام بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔

ان شاء اللہ۔ کان اللہ معکم و ایدکم

(ایڈیٹر الفضل آن لائن)

ارشادِ باری تعالیٰ

رَبِّ قَدۡ اٰتَیۡتَنِیۡ مِنَ الۡمُلۡکِ وَعَلَّمۡتَنِیۡ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۟ اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾

(یوسف: 102)

ترجمہ: اے میرے ربّ! تو نے مجھے امورِ سلطنت میں سے حصہ دیا اور باتوں کی اصلیّت سمجھنے کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تُو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زُمرہ میں شامل کر۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ ان دنوں میں جو خاص توجہ پیدا ہوئی ہوئی ہے اسے اب قائم رکھیں اور خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں کیونکہ دنیا کی تباہی کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف جب دنیا کی نظر ہو گی، توجہ ہو گی، حقوق کی ادائیگی کی طرف جب نظر ہو گی تو پھر لوگ جماعت کی طرف ہی دیکھیں گے، پھر احمدی ہی ہوں گے جو دنیا کی صحیح رہنمائی کر سکیں گے لیکن اس سے پہلے ہمیں درد کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہیے کہ وہ نوبت ہی نہ آئے جب دنیا اس حد تک آگے چلی جائے کہ وہاں سے روشنی اور امن کی طرف آنے کے راستے ہی بند ہو جائیں۔ اس سے پہلے ہی لوگوں کی نظر اس طرف پھر جائے۔ پس ہمیں دعاؤں کے ساتھ اپنے نمونے بھی دکھانے کی ضرورت ہے، دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کے حق ادا کر کے ہی تم اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کر سکتے ہو اور خدا تعالیٰ جو واحد خدا ہے اس کا رحم حاصل کیے بغیر نہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے ہماری کوشش کامیاب ہوسکتی ہے اور نہ مرنے کے بعد انجام بخیر ہوسکتا ہے۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 22/ مئی 2020ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

چشم ما روشن دلِ ما شاد (منظوم)

برطانیہ کے جلسہ سالانہ 2022ء کے موقع پر دوسرے دن کا خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا حضرت مسیح موعودؑ سے ابتدائی تعارف اور والہانہ عشق

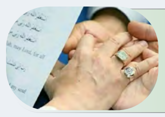

دربارِ خلافت

ہر شخص کے لئے موقع اور حالات کے لحاظ سے بڑا کام اور نیکی الگ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ کسی گناہ کو بھی انسان چھوٹا نہ سمجھے۔ کیونکہ جب یہ سوچ پیدا ہو جائے کہ یہ معمولی گناہ ہے تو پھر بیماری کا بیج ضائع نہیں ہوتا اور حالات کے مطابق یہ چھوٹے گناہ بھی بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہم سب کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چھوٹے گناہ کی بھی اور بڑے گناہ کی بھی باز پرس اور سزا رکھی ہے۔ پھر جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے ہیں کہ آپ نے چھوٹے بڑے گناہ اور نیکی کی کس طرح تعریف اور وضاحت فرمائی ہے تو مختلف موقعوں اور مختلف لوگوں کے لئے آپ کے مختلف ارشادات ملتے ہیں۔ کہیں آپ نے یہ پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی شخص کو آپ بڑی نیکی کے بارے میں پوچھنے پر فرماتے ہیں کہ تہجد کی ادائیگی بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی کے یہ پوچھنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے بڑی نیکی یہ ہے کہ جہاد میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بڑی نیکی مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے مختلف ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 339-340 خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ مئی 1936ء)

جہاد کی نیکی کے بارے میں یہ بھی بتا دوں، ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ جہاد نہیں کرتے۔ اُس زمانے میں جب اسلام پر ہر طرف سے تلوار سے حملے کئے جا رہے تھے تو تلوار کا جہاد ہی بہت بڑی نیکی تھا اور اُس میں بغیر کسی جائز عذر کے شامل نہ ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے سزا کا مستوجب قرار دیا ہے۔ لیکن مسیح موعود کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود ''یَضَعُ الْحَرْب'' کرے گا۔ جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم صفحہ 490 شائع کردہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) کیونکہ دینِ اسلام پر حملے کے طریق بدل جائیں گے۔ اسلام پر بحیثیت دین تلوار سے حملہ نہیں کیا جائے گا اور لٹریچر، پریس، میڈیا یا جو اَور اس قسم کے مختلف ذرائع ہیں، ان کے ذریعہ سے اسلام پر حملہ ہو گا۔ اس لئے مسیح موعود اور اُس کی جماعت بھی یہی ہتھیار استعمال کرے گی جس سے اُن پر حملہ کیا جا رہا ہے اور اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ:

''دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77)

گویا یہ تلوار کے جہاد کی نیکی جو کسی زمانے میں اس لئے جائز بلکہ ضروری تھی کہ اسلام کو تلوار کے زور سے ختم کیا جا رہا تھا اور کوشش ہو رہی تھی لیکن اب وہ نیکی نہیں رہی بلکہ منع ہو گئی اور حرام ہو گئی، اُس وقت تک جب تک کہ تلوار نہ اُٹھائی جائے، اُس وقت تک جب تک اسلام کے خلاف اسلام مخالف طاقتیں ہتھیار نہ اُٹھائیں۔ اب جو نیکی اور جائز جہاد ہے وہ قرآنِ کریم کی تعلیم کو پھیلانے کا جہاد ہے۔ عِلم کا جہاد ہے۔ پریس، میڈیا اور لٹریچر کے ذریعہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا جہاد ہے۔ اگر براہِ راست خود کوئی علمی جہاد میں حصہ نہیں لے رہا، اپنی کم علمی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے، تو اشاعتِ لٹریچر اور تبلیغی سرگرمیوں کے لئے مالی قربانی کا جہاد ہے۔ لیکن یہ جہاد کرنے والا اگر اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کر رہا اور اس طرح اُن کا خیال نہیں رکھ رہا تو اُس کے لئے بڑی نیکی یہ جہاد نہیں بلکہ بڑی نیکی اُن حقوق کی ادائیگی ہے جو اُس پر فرض ہیں اور اُن کو اُن کے حق سے محروم کرنا، اُن کی تعلیم پر توجہ نہ دینا، اُس سے محروم رکھنا ایسے شخص کو پھر گناہ گار بنا دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں باوجود جہاد کی فضیلت کے جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ نے کسی کو بڑی نیکی ماں باپ کی خدمت بتائی ہے۔ پس ہر شخص اور ہر موقع اور حالات کے لحاظ سے بڑا کام اور نیکی الگ ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ غلط کاموں پر روپیہ لُٹانا ایک برائی ہے جس سے منع فرمایا گیا ہے۔ آجکل تو جوئے کی مشینیں ہیں، مختلف قسم کے جوئے کی قسمیں ہیں۔ کئی لوگ ہیں جو لاٹریوں کے بھی بڑے رسیا ہیں۔ جوئے کی مشینوں پر جاتے ہیں اور ویسے بھی جوا کھیلتے ہیں۔ لیکن عام زندگی میں جھوٹ نہیں بولتے۔ عام آدمی کے ساتھ ظلم نہیں کرتے، قتل نہیں کرتے۔ اس لئے کہ یہ لوگ ان برائیوں کو بڑا گناہ سمجھتے ہیں لیکن جوئے اور غلط کاموں میں پیسے لٹانے اور ضائع کرنے کو یہ بُرا نہیں سمجھتے۔ تو ایسے شخص کے لئے غلط رنگ میں رقم لٹانا بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ باقی گناہ تو وہ پہلے ہی گناہ سمجھتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 13/ دسمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

چشمِ ماروشن دلِ ماشاد

ہو مبارک! اُسے روشنی کا سفر صُلح کا امن کا آشتی کا سفر
لوٹ آیا ہے پھر مسکراتا ہوا ہاتھ میں لے کے فتح و ظفر کی خبر
ارضِ صیحون ہو وے مبارک تجھے تیرا جاگا مقدر بہ مثلِ سحر

ہو مبارک اُسے روشنی کا سفر

مرحبا! آ گیا حمد گاتا ہوا حبّذا! ساتھ ہے جس کے ربّ الوریٰ
عاشقوں کے دلوں میں اُترتا ہوا پیاسی روحوں پہ شبنم چھڑکتا ہوا
جام بھر، بھر کے سب کو پلاتا رہا کہہ اُٹھی سب فضا بادشاہ آ گیا

ہو مبارک اسے روشنی کا سفر
صُلح کا امن کا آشتی کا سفر

نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے

دعا کا تحفہ

ثبات قلب کی دعا

حضرت شہرؒ بن حوشب نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت سے پڑھی جانے والی دُعا کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے یہ دُعا بتائی۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے پوچھا کہ حضورؐ آپ کثرت سے یہ دُعا کیوں کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کا دل خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہے وہ جب چاہے اُسے بدل دے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

(ترمذی الدعوات)

ترجمہ: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر قائم کر دے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 129)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

خطاب جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 2022ء کے موقع پر دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس سے
سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور دلنشین خطاب (فرمودہ 6/ اگست 2022ء)

- اس عرصے میں ایک لاکھ 76 ہزار 836 افراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت
- دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات
- 355 نئی جماعتوں کا قیام، 209 مساجد کا اضافہ، 123 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ
- روحانی خزائن کے ہندی ترجمہ کی تکمیل
- اب تک 90 ممالک میں 606 لائبریریز کا قیام ہو چکا ہے، 46 زبانوں میں 505 سے زائد مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ کی سڑسٹھ لاکھ سے زائد تعداد میں طباعت
- عربک، رشین، چینی، ٹرکش، انڈونیشین، سپینش و دیگر ڈیسکس کے تحت متعدد کتب کی تیاری و اشاعت، خطباتِ جمعہ اور ایم ٹی اے کے پروگرامز کے تراجم
- دنیا بھر میں اسلام کے پُر امن اور حقیقی پیغام کی ترویج و اشاعت کے لیے ایم ٹی اے کے تمام چینلز کی بے مثال خدمات کا تذکرہ
- دورانِ سال چھ ہزار سے زائد کتب کی نمائش اور ساڑھے چار ہزار سے زائد بک سٹالز کے ذریعہ تینتالیس لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا
- پریس اینڈ میڈیا آفس کے ذریعہ تین کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کے بارے میں خبریں پہنچیں
- الفضل انٹرنیشنل کے ذریعہ ساڑھے تین کروڑ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۬ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اس گزرے ہوئے سال میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ پر نازل ہوئے ہیں ان کا ذکر

آج کے دن اس وقت کی تقریر میں ہوتا ہے۔ پہلے

ایک مختصر خلاصہ

پیش کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 355 ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ 855 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئی جماعتوں کے قیام میں کانگو کنشاسا سرفہرست ہے یہاں اس سال چالیس نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر تنزانیہ ہے جہاں 36 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر سیرالیون ہے جہاں اس سال 31 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اس کے علاوہ نائیجیریا میں 24، نائیجر میں 23، لائبیریا میں 22، بینن میں 15، برکینا فاسو میں 13، سینیگال میں 12، مڈغاسکر میں 11 اور مالی، ساؤتومے، آئیوری کوسٹ اور گنی کناکری میں دس دس نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح گنی بساؤ میں 9، گھانا میں 8، ٹوگو اور بنگلہ دیش میں سات سات، ہالینڈ میں چھ، سینٹرل افریقہ اور یوکے میں پانچ پانچ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح مزید انیس ممالک ہیں جن میں کسی میں ایک، کسی میں دو اور کسی میں تین جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اِن نئی جماعتوں کے قیام کے دوران بعض واقعات

بھی ہوئے ہیں ان میں سے ایک آدھ بیان کر دیتا ہوں۔

مبلغ انچارج

گیمبیا

لکھتے ہیں کہ ہماری تبلیغی ٹیم نیامینا میں ویسٹ ڈسٹرکٹ کے عرفات نامی گاؤں میں گئی۔ سب سے پہلے گاؤں کے سربراہ کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ پہلے سے ہی احمدیت کے بارے میں جانتا ہے اور وہ اس بات کا قائل ہے اور یقین رکھتا ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اس نے بیعت فارم کی درخواست کی اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنے خاندان کے ساتھ دستخط کر دیے۔ اس کے بعد کہتے ہیں ہم گاؤں کے امام کے پاس گئے جن کا نام علی ابوئے ہے، جن کی عمر انہتر سال ہے۔ اس کو احمدیت کا پیغام پہنچایا اور امام مہدی علیہ السلام کے آنے کی نشانیاں بیان کیں۔ بیعت کی دس شرائط پڑھ کر وہ لاجواب رہ گیا اور کہا کہ کیا احمدیت کا مطلب یہی ہے؟ ہم نے مثبت جواب دیا۔ امام نے کہا یہ پیغام خالص اسلام ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ مَیں نے آج سے سچا اسلام پایا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رائج تھا اور تین بار اللہ اکبر اور سات بار الحمد للہ کہہ کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فوراً بیعت پر دستخط کر دیے۔ اس کے بعد کہتے ہیں ہم امام کے ساتھ مسجد میں گئے۔ نمازِ ظہر کا وقت ہو رہا تھا۔ جب مسجد پہنچے تو اس نے مائیکروفون پر اعلان کیا کہ گاؤں کے سبھی لوگ مسجد میں آئیں کیونکہ ہمارے پاس بہت اہم مہمان

ہیں۔ چنانچہ نماز کے بعد تبلیغی پروگرام شروع ہوا۔ تبلیغی پروگرام کے آخر پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی دن پانچ سو چھیاسٹھ افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے اور اس طرح یہاں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ واقعات تو بے شمار ہیں۔ امیر صاحب

کانگو کنشاسا

لکھتے ہیں کہ لوکل مشنری عرفان صاحب بتاتے ہیں کہ خاکسار سِیتُوکا (Setuka) گاؤں میں تبلیغ کے لیے گیا جہاں ایک بھی مسلمان نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی مدد فرمائی کہ اس گاؤں کے چیف نے تمام لوگوں کو بلوایا اور میرا پیغام سننے کو کہا۔ کہتے ہیں خاکسار نے احمدیت کا تعارف کروایا اور اسلام کی خوبصورت تعلیم ان کے سامنے پیش کی۔ اس کے بعد چیف صاحب نے برملا کہا کہ جب سے میں پیدا ہوا ہوں اس جیسی خوبصورت تعلیم نہیں سنی اور نہ دیکھی۔ اور بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں پچاس سے زائد افراد نے احمدیت قبول کی اور اس طرح یہاں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

امیر صاحب

لائبیریا

کی یہ رپورٹ ہے کہ یہاں بھی ایک جگہ گئے جہاں ایک شخص تھامس بینولا (Thompson Beanullah) صاحب نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں ایک لامذہب قسم کا انسان ہوں لیکن ہمیشہ سچے مذہب کی تلاش میں رہا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں بھی صرف عیسائیت اور روایتی افریقن مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہی رہتے ہیں لیکن میں کبھی ان کی طرف مائل نہیں ہوا۔ آج پہلی دفعہ ہمارے گاؤں میں کوئی اسلام کا پیغام لے کر آیا ہے آپ لوگوں کی باتیں سن کر میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کا یہاں آنا میری دعاؤں کی قبولیت کا پھل ہے اور میرا دل اسلام کے پیغام سے مطمئن ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اب مجھے خدا تعالیٰ سے کون سی دعا کرنی چاہیے۔ معلم صاحب نے پھر بتایا کہ آپ اس وقت خدا کا شکر ادا کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور آپ کا یہ جوش وقتی جوش نہ ہو۔ بعد میں وہ معلم صاحب کو اپنی دکان پر لے گئے جہاں وہ دوسری اشیائے خورونوش کے ساتھ شراب بھی بیچتے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ اگر میں اسلام میں داخل ہوتا ہوں تو کیا شراب کا کاروبار کرنا ٹھیک ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ یہ تو ٹھیک نہیں ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ اس کاروبار کو چھوڑ کر اسلام احمدیت میں داخل ہوں گا۔ چنانچہ معلم صاحب کے اگلے وزٹ پر موصوف نے اپنی فیملی سمیت اسلام احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا بلکہ بعد میں ان کے رابطوں اور معلم صاحب کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ تیس کے قریب افراد اسلام میں احمدیت میں شامل ہوئے۔ اس طرح یہاں بھی نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں ان کو میں چھوڑتا ہوں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

جماعت کو دوران سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی، ان کی مجموعی تعداد 209 ہے جن میں سے 147 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 62 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ دوران سال مختلف ممالک میں تعمیر ہونے والی مساجد کی تفصیل اس طرح ہے۔ افریقہ میں گھانا میں اس سال 20 مساجد تعمیر ہوئیں اور اس طرح مساجد کی کل تعداد 762 ہو چکی ہے۔ سیرالیون میں 8 مساجد کی تعمیر ہوئی، سات بنی بنائی ملیں اس طرح وہاں ہماری مساجد کی تعداد 1556 ہے۔ نائیجیریا میں چار نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ وہاں مساجد کی تعداد 1400 ہے۔ بینن میں 15 نئی مساجد بنی ہیں، 3 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں، چھوٹا سا ملک ہے وہاں 255 مساجد ہیں۔ تنزانیہ میں اس سال 12 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں، کل تعداد 232 ہے۔ برکینا فاسو میں اس سال 7 مساجد تعمیر ہوئی ہیں، 2 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں مساجد کی تعداد 495 ہے۔ کانگو کنشاسا میں اس سال 5 مساجد تعمیر ہوئی ہیں، یہاں مساجد کی کُل تعداد 191 ہے۔ آئیوری کوسٹ میں اس سال پانچ مساجد تعمیر ہوئی ہیں، ایک بنی بنائی ملی۔ کل تعداد کو میں چھوڑتا ہوں، مختصر بتا دیتا ہوں۔ اسی طرح مالی میں دورانِ سال پانچ مساجد تعمیر ہوئیں۔ لائبیریا میں اس سال دو مساجد تعمیر ہوئیں۔ سولہ بنی بنائی عطا ہوئیں۔ گیمبیا میں دورانِ سال چار نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ پانچ بنی بنائی عطا ہوئیں۔ گنی بساؤ میں اس سال آٹھ مساجد کی تعمیر ہوئی ہے اور آٹھ مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ نائیجر میں اس سال چار مساجد بنی ہیں۔ یہ اس لحاظ سے نیا ملک ہے کہ یہاں گزشتہ قریباً بیس پچیس سال سے باقاعدہ جماعت کا نظام قائم ہے۔ اس طرح یہاں کُل مساجد 198 ہو چکی ہیں۔ کیمرون میں اس سال دو مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یوگنڈا میں اس سال چار مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ سینیگال میں اس سال دو مساجد تعمیر ہوئی ہیں، ان کا اضافہ ہوا ہے اور دو مساجد بنی بنائی ملی ہیں۔ گنی کناکری میں پانچ بنی بنائی مساجد عطا ہوئی ہیں۔ چاڈ میں دوران سال ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ برونڈی میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ سینٹرل افریقہ میں ایک نئی مسجد بنی ہے۔ کینیا میں ایک نئی مسجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ٹوگو میں دو مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ کانگو برازاویل میں ایک مسجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ایکواٹوریل گنی میں ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ مڈغاسکر میں بھی ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ ہندوستان میں اس سال 9 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں اس سال چھ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ بنگلہ دیش میں دو مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ برما، نیپال اور فلپائن میں بھی ایک ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ جرمنی میں سو مساجد کے منصوبہ کے تحت دوران سال پانچ مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اس طرح ان کی مساجد کی تعداد 64 ہو چکی ہے۔ فرانس میں بھی دورانِ سال دو مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ میں ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

بیلیز میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد مسجد نور کا افتتاح اس سال فروری میں ہوا۔ اس موقع پر بعض ممالک سے بعض سرکردہ شخصیات بھی شامل ہوئیں۔ وہاں اورنج واک ٹاؤن کے میئر نے کہا کہ لوگ محض احمدیت کے لائحہ عمل کا تصویری تصور نہیں دیکھتے بلکہ آپ لوگ تو نوجوانوں کو تاریک گڑھوں سے نکال کر روشنی میں لا رہے ہیں۔ آپ ان کے وہ پہلو روشن کر رہے ہیں جو پہلے کبھی روشن نہیں کیے گئے۔ آپ انہیں مواقع مہیا کر رہے ہیں تا کہ وہ اپنی صلاحیتیں دکھا سکیں۔ یہ ہے جو احمدیت کر رہی ہے۔ ملک کے وزیر اعظم جان بریسینو (John Briceno) بھی شامل ہوئے، انہوں نے کہا میرے لیے باعث افتخار ہے کہ مجھے احمدیہ مسجد آنے کا موقع ملا ہے۔ جو شاندار خدمات آپ بیلیز میں بجالا رہے ہیں ہم ان کے لیے آپ کے شکرگزار ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ہمارا خالق آپ پر اور آپ کے خاندانوں پر اور آپ کے کاموں پر رحمت فرماتا رہے۔ بیلیز شہر کے میئر برنارڈ واگنر (Bernard Wagner) صاحب نے کہا ہمارا شہر جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہے کہ وہ ہمارے کاموں میں شراکت کر رہی ہے۔ یہ شراکت بہت باثمر ہے۔ ہم کھیل، تعلیم، سماجی خدمات اور ہمسائیگی کی تعمیر و ترقی میں آپ کی غیر معمولی شراکت کا اعتراف کرتے ہیں۔

چیسٹر ولیمز (Chester Williams) کمشنر پولیس نے بھی تاثرات پیش کیے کہ میں بطور پولیس کمشنر جماعت احمدیہ کی بیلیز میں مساعی پر شکرگزار ہوں۔ آپ اکثر اوقات گلیوں میں نوجوانوں کو بھٹکتا دیکھتے ہیں اور ان کے پاس کرنے کے لیے کوئی مفید کام نہیں ہوتا، نہ کوئی ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن میں وہ نہ صرف مصروف رہیں بلکہ ان پر نگاہ بھی رکھی جائے۔ ایک طرف تو معاشرے کا وہ طبقہ ہے جو بیٹھ کر صرف باتیں بناتا ہے، شکایتیں کرتا ہے اور جماعت احمدیہ حقیقت میں بہت سی ایسی مساعی میں متحرک ہے جو نوجوانوں میں بہتر تبدیلی لانے کا باعث بن رہی ہے۔ ان مساجد سے بھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جہاں اسلام کو کوئی نہ جانتا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تعارف شروع ہو جائے گا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 119) اس طرح

اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے اور تعارف ہو رہا ہے۔

امیر صاحب

نائیجر

واقعات میں سے ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ہماری ایک جماعت صحرا میں تاوہ (Tahoua) شہر سے 65 کلو میٹر پر واقع ہے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ صرف ایک کچی سڑک تاوہ شہر کو تاسوموت (Tassoumot) شہر سے ملاتی ہے۔ پھر اس کے بعد آگے بیابان اور صحرا ہے جو چالیس کلومیٹر طویل ہے اور اس جماعت تک پہنچنے کے لیے پچیس کلومیٹر کا صحرا ہے اور دھنسا دینے والی مٹی ہے، ریت ہے۔ صحرا میں قائم اس جماعت میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہونے سے پہلے بہت سے چیلنجز درپیش تھے جن میں سے ایک بڑا چیلنج کنسٹرکشن کا سامان سیمنٹ وغیرہ پہنچانا تھا۔ کوئی ٹرک یا گاڑی سامان لے جانے کو تیار نہیں تھے۔ جو راضی ہوئے انہوں نے منہ

مانگی رقم کا مطالبہ کیا۔ پھر کہتے ہیں ہم نے یہاں مجھے بھی دعا کے لیے لکھا اور کام کا آغاز کر دیا۔ چالیس کلومیٹر سڑک تک سامان لے جانے والے ٹرک دستیاب تھے لیکن اصل مسئلہ آگے پچیس کلومیٹر کا سفر طے کرنے کا تھا۔ گاؤں تک سامان کس طرح پہنچایا جائے۔ بہرحال اس پریشانی کے عالم میں انہوں نے پھر دعا کے لیے کہا تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ جماعتی ممبران جن کے پاس بیل گاڑی تھی وہ آگئے اور انہوں نے کہا کہ اگر ٹرک چالیس کلومیٹر تک سامان لے آئے تو آگے پچیس کلومیٹر وہ اپنی بیل گاڑی پر سامان لے آئیں گے چاہے کتنے ہی چکر لگانے پڑیں یا کتنا ہی وقت صرف ہو۔ اس طرح بیل گاڑیوں کے ذریعہ لمبا سفر کر کے تعمیر کا سامان منتقل ہوتا رہا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں بھی جماعت احمدیہ کی مسجد تعمیر ہوئی اور اس کا افتتاح بھی ہوا۔

اسی طرح تنزانیہ سے لوگوں نے واقعات لکھے ہیں۔ اور فجی سے وہاں کے مبلغ بھی لکھتے ہیں:

کانگو کنشاسا

کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک سنی امام کی اہلیہ ہماری مسجد میں نماز ادا کرتی ہے اور وہ اپنے شوہر کی مسجد میں نماز ادا نہیں کرتی۔ اس کی وجہ یہ بیان کرتی ہے کہ یہاں دل اطمینان اور سکون پاتا ہے نیز جماعت کا باہمی بھائی چارہ اور محبت بھی اس کی وجہ ہے۔

مساجد کی تعمیر میں مخالفت

کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نظر آتے ہیں۔ ان کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ بوبوجلاسو کی ایک جماعت سُوْرَوکوڈِنگا (Souroukoudinga) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ یہ گاؤں مشرک تھا صرف دو تین گھر احمدی ہوئے تھے۔ غیر احمدیوں نے بہت کوشش کی اور مسجد کی تعمیر کے لیے سامان بھی لے کر آئے اور نومبائعین سے کہا کہ جماعت چھوڑ دیں، ہم مسجد بنا کر دیں گے لیکن ان مخلصین نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہاں جب بھی مسجد بنے گی وہ جماعت احمدیہ کی ہی بنے گی اور ان نومبائعین نے پتھروں سے حد بندی کر کے وہاں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اب یہاں امسال خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔

اس سلسلہ میں جو لمبے واقعات ہیں وہ میں چھوڑ رہا ہوں۔ مختصر سے بیان کر دیتا ہوں۔ مبلغ انچارج

کٹک اڑیشہ

سے کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کُوڈِپلّہ کی ایک ہندو عورت کے پاس جماعتی وفد مسجد کے لیے زمین خریدنے گیا تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ اگلے روز جماعتی وفد دوبارہ اس خاتون کے پاس گیا تو کہنے لگی کہ جو بھی اور جتنی بھی زمین آپ لوگوں کو چاہیے لے لیں۔ کہتے ہیں اس پر ہم بڑے حیران ہوئے اور وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ چند دن قبل خواب میں دیکھا تھا کہ میرے پاس چار آدمی آئے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ مسجد چلو تو میں نے یہ کہتے ہوئے منع کیا کہ میں مسجد کیوں چلوں میرا وہاں کیا کام ہے تب اذان ہوئی اور اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ اس لیے میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اب مسجد کے لیے بغیر پیسے کے زمین دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے پانچ گونٹھ زمین جماعت کو تحفۃً دی جہاں ایک خوبصورت مسجد بنی ہے اور اس میں پنجوقتہ باجماعت نماز بھی شروع ہو گئی ہے۔ پانچ گونٹھ کا مطلب یہ ہے کہ ایکڑ کا آٹھواں حصہ، تقریباً ایک کنال۔

پھر مسجد گرانے والوں نے مسجد کی دوبارہ تعمیر میں مدد کی۔

اس بارے میں صوبہ وسطی جاوا کے ایک علاقے کے بارے میں امیر صاحب لکھتے ہیں: مخالفین نے تقریباً بیس سال قبل ہماری مسجد پر حملہ کر کے جلا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت کو وہاں مسجد دوبارہ تعمیر کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ وہ لوگ جو بیس سال پہلے جماعت کے مخالفین میں سے تھے وہ اب جماعت کے دوست بن گئے ہیں۔ جب مسجد کی چھت ڈالنے لگے تو پتہ چلا کہ اس میں دو سے تین دن لگ جائیں گے لیکن اس وقت قریباً سو غیر احمدی افراد جن میں سے کئی افراد جو بیس سال پہلے کے ہونے والے حملے میں شامل تھے، ہماری مدد کی غرض سے مل کر کام کرنے کے لیے آئے اور اس طرح لنٹل (lintel) ڈالنے کا کام صرف آدھے دن میں مکمل ہو گیا۔

انڈونیشیا کا ہی ایک واقعہ اَور ہے۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مغربی کالیمنتان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کو نقصان پہنچانے پر ردعمل دیتے ہوئے انڈونیشین لیگل ایڈ فاؤنڈیشن کے چیئرمین نے کہا کہ اس مسجد کا انہدام مغربی کالیمنتان کے گورنر اور سینتانگ (Sintang) کے ایجنٹ کی عدم برداشت کی پالیسی کی پیروی ہے۔ موصوف نے کہا کہ ان دونوں نے مسجد کے انہدام کے لیے ایک حکم نامہ جاری کیا اور سول سروس پولیس یونٹ کے سربراہ کو عمل درآمد پر مقرر کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل میں کہا گیا ہے کہ ''ریاست ہر شہری کو اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی کی ضمانت دیتی ہے۔'' تو محمد اسنور صاحب نے کہا کہ وہ صدر مملکت اور وزیر داخلہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سینتانگ (Sintang) ریجن اور مغربی کالیمنتان کے گورنر کو سخت سرزنش کریں اور پابندیاں لگائیں اور گورنر کو ہر قسم کی آئینی خلاف ورزیوں کو روکنے کا حکم دیں۔ تو بہرحال انہوں نے کہا اس سے آگے پھر ان کے مطابق عمل بھی ہوا۔

مسجد کی تعمیر کے ساتھ بیعتیں

بھی وابستہ ہیں۔ مبلغ انچارج ساؤتومے لکھتے ہیں کہ ایک سکول ٹیچر اودری (Aodry) صاحب جو مذہباً عیسائی تھے ہماری مسجد کے بالکل ساتھ ان کا گھر ہے، مسجد کی تعمیر کے دوران ایک دن میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مسلمان غیر آئینی کام کیوں کرتے ہیں؟ میرے گھر کے بالکل پاس آپ کی مسجد بن رہی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ آپ لوگ یہاں فساد پھیلائیں گے۔ اس پر ان کو اسلام کی امن پسند اور سلامتی کی تعلیم بتائی گئی اور بتایا گیا کہ بعض نادان مسلمانوں کے غلط رویے کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ پھر کچھ عرصہ مزید تحقیق کرنے کے بعد وہ اسلام احمدیت میں شامل ہو گئے اور اب باقاعدہ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیونکہ میرا گھر مسجد کے بالکل قریب ہے اس لیے مسجد کی صفائی میں اور میری بیوی کیا کریں گے۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال مشن ہاؤسز میں 123 کا اضافہ ہوا ہے اور اس سال مشن ہاؤسز اور تبلیغی سینٹرز کے قیام کے حوالے سے پہلے نمبر پر سیرالیون اور تنزانیہ ہیں جہاں چودہ، چودہ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ دوسرے نمبر پر بینن ہے جہاں دس مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ تیسرے نمبر پر گھانا ہے جہاں نو مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اس سال برکینا فاسو اور مالی میں سات سات، نائیجیریا اور انڈونیشیا میں پانچ پانچ، ہندوستان اور کینیڈا میں چار چار، کانگو کنشاسا، گنی کناکری، سینیگال، ماریشس، آسٹریلیا میں تین تین اور گنی بساؤ، لائبیریا، مڈغاسکر، روانڈا، یوگنڈا اور بنگلہ دیش میں دو دو مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ سینٹرل افریقہ، کونگو برازاویل، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، کینیا، بھوٹان، نیپال، ترکی، آسٹریا، فن لینڈ، لتھوینیا، سربیا، ہیٹی، ہونڈورس، جمائیکا، قرغیزستان اور پیراگوئے میں ایک ایک مشن ہاؤس کا اضافہ ہوا۔

پھر وَسِّعْ مَکَانَکَ کے تحت جائیدادوں کی خرید اور عمارات کی تعمیر کا ذکر

ہے۔ آسٹریلیا میں اس سال چار مختلف مقامات پر کل سات ملین ڈالر کی باموقع جائیدادیں خریدی گئیں۔ برزبن (Brisbane) میں ایک اعشاریہ ایک (1.1) ایکڑ رقبہ پہ چار بیڈ روم کا ایک گھر بھی خریدا گیا۔ اسی طرح کیلی ول (Kellyville) میں یہ جگہ ہے یا جو بھی اس کا نام و تلفظ ہے زمین لی گئی۔ پھر پینرتھ (Penrith) میں بھی زمین خریدی گئی جس میں بنا بنایا گھر بھی ہے۔ بیت الہدیٰ سڈنی سے چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ریورسٹون (Riverstone) میں اڑھائی ایکڑ کا ایک رقبہ خریدا گیا۔ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے اپنے طور پر پراپرٹی خریدی۔ سڈنی گیسٹ ہاؤس کی تعمیر ایک بڑا پراجیکٹ ہے اس پہ خرچ ہو رہا ہے۔ کینیڈا میں انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ایک بڑی جگہ کی تلاش تھی۔ اس سال ایک سو چار ایکڑ کی پراپرٹی گیارہ اعشاریہ آٹھ ملین ڈالر میں خریدی گئی۔ بیلجیم کے شہر لیج (Liège) میں ایک چارمنزلہ عمارت خریدی گئی۔ فرانس میں بھی اس سال لیون (Lyon) کے شہر میں ایک عمارت خریدی۔ اٹلی میں موجود مشن ہاؤس کے قریب ایک نئی ہال نما عمارات اور قطعہ زمین خریدا گیا۔ بارسلونا سپین میں بھی جگہ خریدی گئی۔ یہ ایک تین منزلہ عمارت ہے۔ یوکے میں مرکزی طور پر اسلام آباد کے قریب ایک ووڈلینڈ

(Woodland) جس کا رقبہ تقریباً تین ایکڑ ہے خریدا گیا۔ بورڈن (Bordon) کے علاقے میں چار نئے تعمیر شدہ مکان خریدے گئے۔ لجنہ اماء اللہ نے ٹلفورڈ میں اپنی جگہ خریدی، گیسٹ ہاؤس خریدا اور فارنہم میں تین کمرشل یونٹ خریدے گئے۔ مرکزی گیسٹ ہاؤسز اور دیگر عمارات اور اسلام آباد میں بھی اللہ کے فضل سے ترقیات ہو رہی ہیں۔ انصار اللہ نے بھی اپنا ایک گیسٹ ہاؤس خریدا۔ یو کے جماعت کی بھی کافی پراپرٹیاں ہیں جو اس دفعہ انہوں نے خریدی ہیں اور اس کے علاوہ گھانا میں جامعۃ المبشرین میں مزید عمارتوں کی تعمیر ہوئی ہے۔ جاپان میں بیت الاحد کا ترقیاتی منصوبہ ہے۔ وہاں بھی مربی ہاؤس وغیرہ کے لحاظ سے تعمیر ہوئی ہے۔ سپین پیدرو آباد میں تعمیر ہوئی۔ چاڈ میں مرکزی مشن ہاؤس اور مبلغ کی رہائش بنی۔ اسی طرح نائیجر وغیرہ میں بھی ایک پراجیکٹ پر کام ہوا۔ اس طرح بہت ساری جائیدادیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ہر ملک میں ہمیں عطا فرمائی ہیں۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں

جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز ''وقارِ عمل''

ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقارِ عمل کے ذریعہ سے حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اب مساجد اور سینٹرز اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بہت سارے کام وقارِ عمل کے ذریعہ سے کر رہی ہیں چنانچہ اس سال 108 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق اڑسٹھ ہزار ایک سو چھیاسی (68186) وقارِ عمل کیے گئے جن کے ذریعہ سے انتیس لاکھ انسٹھ ہزار یو ایس ڈالرز کی بچت ہوئی اور اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے واقعات ہیں۔

پھر

وکالت تصنیف

کی رپورٹ ہے۔ اس سال

قرآنِ کریم کا سپینش ترجمہ

پرنٹ کروایا گیا ہے۔ اسی طرح نئے فونٹ ''خطِ منظور'' کے ساتھ انگریزی ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طباعت کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے پانچ تصانیف کا بھی انگریزی ترجمہ اس سال طبع کیا گیا ہے جس میں فتح اسلام، سر الخلافہ، لجۃ النور، نور القرآن نمبر ایک، دو۔ تحفہ بغداد اور درج بالا کتب کے علاوہ ملفوظات جلد دہم کا انگریزی ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔ یہ اور Selected poems of Promised Messiah a.s شائع کی گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی کتاب ردِّ تناسخ کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے اور اسی طرح اَور بہت سارا لٹریچر ہے جو شائع کیا گیا ہے۔ بچوں کی بہت ساری کتابیں بھی شائع کی گئی ہیں۔ یہاں انہوں نے display بھی لگایا ہوا ہے۔ بک سٹال سے بھی میسر ہیں۔ اس سال ملفوظات کی نئی دس جلدوں پر مشتمل کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کی انگلستان سے طباعت کی کارروائی کی گئی ہے اور پریس میں ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ جلدی دستیاب ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں کتابوں کے مسودات تیار ہو رہے ہیں۔ فولڈرز وغیرہ تیار ہوئے ہیں۔

روحانی خزائن کے عربی ترجمہ کی تکمیل اور اشاعت

کے بارے میں رپورٹ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال مرکزی عربک ڈیسک کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بارہ کتب کا اردو ترجمہ فائنل کر کے پرنٹنگ کے لیے بھجوانے کی توفیق ملی۔ اس طرح بارہ کتب کی پرنٹنگ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ اردو کتب کا عربی ترجمہ مکمل طور پر شائع ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ اگلے مرحلہ میں سب ترجمہ شدہ کتب کو روحانی خزائن کی طرز پر تیئس جلدوں میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ عربوں کے لیے بھی ایک بڑا مواد اور لٹریچر مہیا ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ جو اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ترجمہ نہیں کرتے۔ (وہ سن لیں کہ) انگریزی میں، عربی میں باقی زبانوں میں بھی ان شاء اللہ ترجمے ہو رہے ہیں۔

روحانی خزائن کے ہندی ترجمہ کی تکمیل

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے روحانی خزائن کا ہندی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور یہ بھی ان شاء اللہ جلدی شائع ہو جائے گا۔ اس میں یہ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اٹھاسی کتب میں سے اٹھہتر کتب کا ہندی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ باقی بھی ان شاء اللہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائے گا۔ جرمن زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا جو ترجمہ ہے اس میں بہتر کتب جرمن زبان میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس سال درج ذیل آٹھ کتب شائع ہوئی ہیں۔ خطبہ الہامیہ، نجم الہدیٰ، سراج منیر، سر الخلافہ، کرامات الصادقین، اعجاز المسیح، ازالہ اوہام حصہ اول دوم اور تحفہ غزنویہ۔

وکالتِ اشاعت طباعت

کی رپورٹ ہے کہ بچانوے ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال پانچ سو پانچ مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ چھیالیس زبانوں میں سڑسٹھ لاکھ انیس ہزار تین سو بہتر کی تعداد میں طبع ہوئے۔

جن چھیالیس زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا ان کی تفصیل

درج ذیل ہے: عربی، اسامیز (Assamese)، ہنگیرین، انڈونیشین، بلگیرین (Bulgarian)، آذربائیجانی، بنگلہ، بمبا (Bemba)، بوزنین، کریئول (Creole)، کروئیشین، ڈچ، انگلش، جیپنیز (Japanese)، کناڈا (Kannada)، لیٹوین (Latuian)، لنگالا (Lingala)، لگونڈا (Luganda)، مالے (Malay)، مالٹیز (Maltese)، ملیالم، مراٹھی، پورچوگیز، پنجابی، شون (Shon)، سلووینین، سپینش، سنڈانیز (Sundanese)، سواحیلی، تامل، ٹوساگ (Tausug)، فرنچ، جرمن، ہیبریو (Hebrew)، ہندی، نیپالی، نارویجین، نیانجا (Nyanja)، اوریا (Oriya)، تیلیگو، تھائی، ٹانگ (Tong)، ٹرکش۔

وہ دس ممالک جن میں زیادہ تعداد میں لٹریچر شائع کیا گیا

ان میں سے نمبر ایک جرمنی ہے جہاں چھتیس لاکھ تہتر ہزار سے اوپر تعداد میں لٹریچر شائع ہوا، کتب شائع ہوئیں۔ ہالینڈ پانچ لاکھ چھ ہزار، یو کے چار لاکھ تیئس ہزار، تنزانیہ ایک لاکھ اڑتالیس ہزار، انڈیا ایک لاکھ اکتیس ہزار، کیمرون ایک لاکھ بائیس ہزار، آسٹریا اور پرتگال ایک لاکھ، سوئٹزرلینڈ نوے ہزار، بنگلہ دیش اٹھہتر ہزار، زیمبیا پچپن ہزار۔

نظارت نشر و اشاعت قادیان

کی رپورٹ کے مطابق دوران سال اردو انگریزی کے علاوہ گیارہ زبانوں میں ایک سو دو ٹائٹل پر مشتمل نوے ہزار آٹھ سو دو کی تعداد میں کتب کی اشاعت ہوئی۔ اسی طرح گیارہ زبانوں میں تینتیس ٹائٹل پر مشتمل پینتیس ہزار سات سو پچاسی کی تعداد میں کتب ری پرنٹ ہوئیں۔

وکالت اشاعت ترسیل

کی رپورٹ کے مطابق بائیس مختلف ممالک کو سینتالیس زبانوں میں ایک لاکھ پچیس ہزار ایک سو دس سے زائد تعداد میں کتب بھجوائی گئیں۔ ان کتب کی کل مالیت چار لاکھ تیس ہزار پاؤنڈ ہے۔

جماعت کے ذریعہ فری لٹریچر

پانچ ہزار اکہتر مختلف عناوین کی کتب فولڈرز سینتالیس لاکھ اکاون ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کیے گئے۔ اس کے ذریعہ دنیا بھر میں بیاسی لاکھ بانوے ہزار سے زیادہ افراد تک پیغام پہنچا۔

جماعتوں میں لٹریچر اور لائبریریز

دنیا کے ایک سو ایک ممالک میں اب تک چھ سو چھ سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا قیام ہو چکا ہے جہاں قادیان سے بھی کتب بھجوائی جاتی ہیں اور لندن سے بھی بھجوائی جاتی ہیں۔

وکالت تعمیل و تنفیذ انڈیا

کی رپورٹ کے مطابق دورانِ سال بیرون ممالک کی جماعتوں سے موصولہ جماعتی کتب کے مطالبات پر بروقت کتب کی ترسیل کی گئی۔ نظارت نشر و اشاعت سے آمدہ رپورٹ کے مطابق اٹھائیس ہزار

سے اوپر کی تعداد میں کتب بھجوائی گئیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ہندی ترجمہ کروانے کا انتظام کیا گیا۔قادیان میں مختلف تعمیراتی پراجیکٹس مکمل کیے گئے۔بعض پہ کام جاری ہے۔نئی تعمیرات بھی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نظر بھی آتی ہیں۔قادیان کی جو تصویریں ہم دیکھتے ہیں تو وہ نظر بھی آجاتی ہیں۔

رقیم پریس اور افریقن ممالک کے احمدیہ پرنٹنگ پریس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس فارنہم کو اس سال بڑی تعداد میں جماعتی کتب اور لٹریچر طبع کرنے کی توفیق ملی۔اس سال رقیم پریس فارنہم کے ذریعہ چھپنے والی کتب کی تعداد دو لاکھ انتیس ہزار سے اوپر ہے۔ اس طرح رسالہ موازنہ مذاہب، انصار الدین اور النصرت، وقف نو کے رسالہ جات مریم اور اسماعیل، چھوٹے پمفلٹس، لیف لیٹس اور جماعتی دفاتر کی سٹیشنری وغیرہ کو شائع کرنے کی یا چھاپنے کی توفیق ملی۔خط منظور کے ساتھ قرآن کریم کا انگلش ترجمہ نہایت دلکش اور دیدہ زیب جلد کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

کہتے ہیں کہ گزشتہ ماہ لندن میں ہونے والے عالمی کتب میلے میں جماعت کے سٹال پر اس قرآن کریم کو بہت پرکشش انداز میں پیش کیا گیا تھا۔غیراز جماعت مسلمانوں کی بڑی تعداد نے قرآن کریم کی اس طرز پر طباعت کی تعریف کی ہے۔ایک عرب ملک کی مذہبی ثقافتی نمائش کے انچارج صاحب نے ہمارے سٹال کا دورہ کیا اور قرآن کریم انگلش کے ترجمہ کی اس خوبصورت انداز میں طباعت کی بہت تعریف کی۔ان کا کہنا تھا کہ آپ لوگوں نے اس کا ہدیہ بہت کم رکھا ہے کیونکہ وہ صرف دس پاؤنڈ ہے جبکہ ہم نے انگلش ترجمہ کا ہدیہ تیس پاؤنڈ رکھا ہوا ہے۔رقیم پریس میں جدید دو کلر مشین کی تنصیب کی گئی ہے۔

احمدیہ پرنٹنگ پریس افریقہ میں

سات ممالک میں ہیں۔گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، گیمبیا اور برکینا فاسو۔انہوں نے بھی پانچ لاکھ اکہتر ہزار سے اوپر لٹریچر شائع کیا ہے، کتب شائع کیں۔گیمبیا میں پہلی جدید فائیو کلر مشین کی تنصیب ہوئی اور یہ وہاں بڑا ماڈرن پریس بن گیا ہے۔

لیف لیٹس فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ

اس سال ایک سو دو ممالک میں مجموعی طور پر چھہتر لاکھ گیارہ ہزار سے اوپر لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور اس کے ذریعہ سے ایک کروڑ سولہ لاکھ نوے ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ان میں جرمنی نمبر ایک ہے۔ پھر یوکے ہے۔ پھر آسٹریا، ہالینڈ، سویڈن، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، پرتگال، فرانس، بیلجیم، سپین، مالٹا، ناروے، یونان اور پولینڈ، آئرلینڈ، کینیڈا، ٹرینی ڈاڈ، امریکہ، ہیٹی، بیلیز، ارجنٹائن، میکسیکو، ہونڈوروس، برازیل، گیانا، جمیکا، یوراگوئے، پیراگوئے، آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ ہیں۔اور

افریقہ میں لیف لٹ کے لحاظ سے جو نمایاں ملک ہیں

ان میں برکینا فاسو ہے، پھر بینن ہے، پھر تنزانیہ ہے۔کیمرون، کانگو کنشاسا، پھر چاڈ، پھر سیرالیون، پھر نائیجیریا، پھر کینیا، پھر زیمبیا، پھر آئیوری کوسٹ، پھر ٹوگو، پھر گھانا، پھر گیمبیا، مڈغاسکر، پھر نائیجیریا، پھر مالی اور برونڈی۔جاپان میں بھی اس سال سینتالیس ہزار لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔

امیر صاحب سپین کہتے ہیں کہ ایک سپینش احمدی سپین کے شمال کے ایک چھوٹے سے گاؤں جس کی آبادی بارہ سو کے قریب ہے اس میں کافی پینے کے لیے رکے تو وہاں ریسٹورنٹ میں جماعت کے لیف لیٹس پڑے ہوئے تھے۔اس پر وہ بہت حیران ہوئے۔پوچھنے پر پتہ چلا کہ جامعہ یوکے کے فارغ التحصیل 2019ء کا جو گروپ سپین کے شمالی علاقے میں لیف لیٹس کے لیے بھجوایا گیا تھا انہوں نے یہ لیف لیٹس ریسٹورنٹ کے مالک کی اجازت سے وہاں رکھے ہوئے تھے جو کہ دو سال کے بعد بھی وہاں موجود تھے اور یہاں آنے والے ان کو دیکھتے اور ان سے استفادہ کرتے۔اسی طرح بہت سارے ممالک ہیں جہاں لیف لیٹس کے بارے میں مختلف قسم کے واقعات ہیں۔

پھر نمائش اور بک سٹالز اور بک فیئرز کی رپورٹ

ہے۔موصولہ رپورٹس کے مطابق چھ ہزار اکتالیس نمائشوں کے ذریعہ سے نو لاکھ انتیس ہزار سے اوپر افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔بارہ سو چونتیس سے زائد تراجم قرآن کریم تحفۃً مہمانوں کو دیے گئے۔چار ہزار آٹھ سو بیس بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ گیارہ لاکھ چونتیس ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

نمائشوں کے حوالے سے بھی انہوں نے واقعات لکھے ہوئے ہیں۔

ساؤتھ آسٹریلیا

کے ایک ٹاؤن ملیسنٹ (Millicent) میں قرآن کریم کی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر ایک مقامی خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک زبردست کاوش ہے۔کاش! میں نے اس طرح کی نمائش پہلے دیکھی ہوتی۔یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے بار بار دہرایا جانا چاہیے کیونکہ ہم میں سے اکثر یا تو اسلام کے بارے میں بالکل تھوڑا جانتے ہیں یا بالکل نہیں جانتے اور میڈیا میں اسلام کے بارے میں منفی پیغام پیش کیا جاتا ہے۔اگر لوگ خود نہیں پڑھ سکتے تو یہ نمائش ان کے لیے اسلام کی اصل تصویر کو دیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔کاش! میں نے اسلام کے بارے میں پہلے سنا یا پڑھا ہوتا۔

ایڈیلیڈ کے قریبی ٹاؤن میلر (Mylor) میں قرآن کریم کی نمائش اور بک سٹال لگایا گیا۔ایک مقامی سکول ٹیچر نے کہا: مجھے اس بات کا علم ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ لوگ یہاں شدت پسند جنونیت اور عام لوگوں میں فرق بتانے کے لیے آئے ہیں۔تمام مذاہب میں شدت پسند پائے جاتے ہیں اور اکثر شدت پسند کچھ غلط کام کر بیٹھتے ہیں۔اس لیے آپ سب لوگوں کو ایک ہی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے۔آپ بہت اچھا پیغام پھیلا رہے ہیں کہ مسلمان عمومی طور پر پُرامن لوگ ہیں اور اچھے آسٹریلین ہیں۔پھر

بک فیئرز اور سٹالز میں شامل ہونے والوں کے تاثرات

کے بارے میں بھی رپورٹ ہے۔دیکھتا ہوں اگر وہ مختصر ہوئی تو بیان کر دوں گا۔انڈیا کی ایک رپورٹ دیبروگڑھ (Dibrugarh) آسام کی ہے۔بک فیئر کے موقع پر ڈاکٹر سدارتھ شرما جو کہ مشہور ڈاکٹر ہیں اور آر ایس ایس کے ضلع کے صدر بھی ہیں جماعتی سٹال پر آئے۔موصوف اسلام کے بارے میں بہت تعصّب رکھنے والے شخص تھے مگر جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے پھیلائے جانے والے اسلام کی امن پسند تعلیم کو دیکھ کر موصوف نے کہا کہ میری اسلام کے بارے میں جو بھی منفی سوچ تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔اب میں قرآن کا مطالعہ کر رہا ہوں جو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مجھے ملا ہے۔

امیر صاحب آسٹریلیا لکھتے ہیں کہ ساؤتھ آسٹریلیا میں سنڈے مارکیٹ میں سٹال لگانا بہت مشکل ہے۔کہتے ہیں کیونکہ اکثر مارکیٹوں میں سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو سٹال لگانے کی اجازت نہیں ہوتی۔جو مارکیٹیں اجازت دیتی بھی ہیں وہ بھی مسلمانوں کا نام سن کر انکار کر دیتی ہیں۔ہم نے ایک لوکل چرچ وزٹ کیا۔وزٹ کے دوران ان کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔آخر پر چرچ کی منسٹر سے پوچھا کہ کیا ہم پورٹ براؤٹن (Port Broughton) کی کمیونٹی مارکیٹ میں سٹال لگانے کے لیے ان کا نام بطور ریفرنس کے استعمال کر سکتے ہیں۔اس پر انہوں نے نہ صرف اس بات کی اجازت دی بلکہ خود ہمیں اجازت لے کر دی اور تین اکتوبر کا سٹال بُک کروا دیا۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں تبلیغ کا ایک اَور موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا۔

جرمنی کی جماعت سوئے زوسٹ (Soest) کے صدر لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت تبلیغی سٹال لگانے کے لیے ایک گاؤں میں گئی۔جب ٹینٹ لگایا تو وہاں پولیس آ گئی۔ان کو ہم نے اپنا تعارف کروایا تو کہنے لگے ہمیں علم ہے کہ آج آپ لوگوں نے یہاں سٹال لگانا ہے۔ہم لوگ آپ کے لیے ہی آئے ہیں۔آپ کو کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہوئی یا کسی نے آپ کو تنگ تو نہیں کیا؟ کہنے لگے کہ ہم آپ کی حفاظت کے لیے آئے ہیں تا کہ آپ کو کوئی پریشان نہ کرے۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے جماعت احمدیہ سے روا رکھا ہوا ہے کہ مقامی پولیس اپنی نگرانی اور حفاظت میں ہمیں تبلیغ اسلام کرنے میں مدد فراہم کر رہی ہے۔

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت

کے بارے میں رپورٹ ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں جماعت اور ذیلی تنظیموں کے تحت چوبیس زبانوں میں 120 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر اخبارات اور رسائل شائع ہو رہے ہیں۔

الفضل انٹرنیشنل کی رپورٹ

ہے کہ الفضل انٹرنیشنل جس کا اجرا 1994ء میں ہفت روزہ اخبار کی شکل میں ہوا تھا اور 27 مئی 2019ء سے ہفتہ میں دو روز باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ دورانِ سال الفضل انٹرنیشنل کو پانچ خصوصی نمبروں سمیت ایک سو ایک شمارے شائع کرنے کی توفیق ملی۔سوشل میڈیا پر بھی یہ دیکھا جاتا ہے۔ الفضل کو فیس بک پر اپنا پیج شروع کرنے کی توفیق ملی۔ اس سال الفضل انٹرنیشنل کی ویب سائٹ، ٹوئٹر اور فیس بک وغیرہ کے ذریعہ تین کروڑ اکہتر لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغامِ حق پہنچا۔ ایسے احباب جو اردو پڑھنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں لیکن اردو سمجھتے ہیں یا کاموں میں مصروف رہنے کی وجہ سے اردو مضامین سننا پسند کرتے ہیں ان کے لیے

آڈیو الفضل کا سلسلہ

شروع کیا گیا ہے۔موبائل فون ایپ پر آڈیو مہیا کر دی جاتی ہے۔ اب تک ایک لاکھ چوبیس ہزار سے اوپر لوگ ان آڈیوز سے استفادہ کر رہے ہیں۔

روزنامہ الفضل آن لائن

شائع ہو رہا ہے اور یہاں سے انسٹاگرام اور ٹوئٹر اور فیس بک کے ذریعہ سے اس کے قارئین کی تعداد بھی فیس بک سٹیٹس اور پی ڈی ایف کے ذریعہ چار لاکھ سے زائد تک پہنچ چکی ہے۔

الحکم

جو انگریزی دان طبقہ کے لیے انگریزی میں شائع ہوتا ہے، اس کی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے پوڈکاسٹ بھی بنایا ہے آڈیو پوڈکاسٹ اور غیر احمدی احباب خصوصاً متعلقہ فیلڈز سے تعلق رکھنے والے ماہرین بھی یہ پوڈکاسٹ دلچسپی سے سنتے ہیں اور سوشل میڈیا پر تبصرے بھی کرتے ہیں۔ اس کی تعداد یہاں مجھے لکھی ہوئی نظر نہیں آئی کہ یہ پڑھنے والے اس وقت کتنے ہیں۔ بہرحال یہ تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔

ریویو آف ریلیجنز

جس کا اجرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ جو 1902ء میں پہلی دفعہ شائع ہوا تھا۔ اس کو ایک سو بیس120 سال ہو چکے ہیں۔ یہ رسالہ انگریزی میں ماہوار اور جرمن میں ہر دوسرے ماہ جبکہ فرنچ اور سپینش میں سہ ماہی شائع ہو رہا ہے۔ دورانِ سال یہ رسالہ انگریزی، فرنچ، سپینش اور جرمن زبانوں میں دو لاکھ سے زائد تعداد میں پرنٹ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریویو آف ریلیجنز اب ایک میڈیا آرگنائزیشن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جس میں بیک وقت مختلف پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے۔

پھر پریس اینڈ میڈیا آفس

ہے۔ دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس اینڈ میڈیا کو دو سو اکانوے خبریں اور مضامین شائع کروانے کی توفیق ملی۔ اس کے ذریعہ سے ایک محتاط اندازے کے مطابق تین کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا اور بڑے بڑے اچھے اداروں ٹی وی کے بھی اور ریڈیو کے بھی انہوں نے خبریں دیں۔

پھر الاسلام ویب سائٹ

ہے۔قرآن کریم کے سرچ کی نئی ویب سائٹ openquran.com کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ الاسلام پر قرآن کریم پڑھنے اور سننے کے لیے جدید دیدہ زیب

readquran.app کے پہلے موبائل ورژن کا اجرا

ہوا ہے۔ انگریزی زبان میں تین سو تیس اور اردو زبان میں ایک ہزار کتب ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ انگریزی زبان میں بیس نئی کتب ایپل، گوگل اور ایمازون (amazon) پر شائع کی گئی ہیں۔ اب تک اکانوے کتب اس پلیٹ فارم پر شائع ہو چکی ہیں۔ اردو اور انگریزی میں سترہ نئی آڈیو کتب تیار کی گئی ہیں۔ اس طرح اب تک اردو میں بیاسی ۸۲ اور انگریزی میں اکاون ۵۱ کتب کی آڈیو فائلز تیار ہو چکی ہیں۔

میرے خطبات بیس زبانوں میں آڈیو اور ویڈیوز میں دستیاب ہیں۔مختلف تقاریر اور کتب، پریس ریلیز وغیرہ بھی دستیاب ہیں۔

عربی ڈیسک

عربی ڈیسک کے تحت گذشتہ سال جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد تقریباً 166 ہے۔ اس سال چھوٹی بڑی بارہ کتب پرنٹنگ کے لیے بھجوائی گئیں اس طرح یہ تعداد اب 178 ہو چکی ہے اور تفصیل کچھ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں۔عربی ڈیسک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے۔عربوں کے واقعات میں دیکھ لیتا ہوں کوئی مختصر ہوا تو بیان کر دوں گا۔

یمن

سے انفال صاحبہ کہتی ہیں میں نے پانچ سال قبل بیعت کی ہے۔ میں ہمیشہ دعا کرتی تھی کہ خدایا مجھے صحیح راستے کی طرف ہدایت دے۔ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت ہے اور نماز میں دعا کرتی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایسا پانی پیوں کہ پھر کبھی پیاس نہ لگے۔ میرے میاں احمدی تھے اور مجھ سے احمدیت کے بارے میں بات کرتے تھے۔ ہم مل کر ایم ٹی اے دیکھتے تھے۔ مجھے جماعتی افکار اچھے لگتے تھے اور میں نے بیعت کر لی۔ بیعت سے قبل میں نے کئی مبارک خوابیں دیکھیں۔ ایک خواب میں میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کی اتباع کرو کہ اصل جماعت احمدیت ہی ہے اس کے بعد آواز کٹ گئی۔ بیدار ہوئی تو یقین تھا کہ یہ آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تھی۔ پھر

مصر

سے ایک خاتون راندہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ میں کورونا ویکسین سے ڈرتی تھی۔ ایک دن مروہ شبوطی صاحبہ نے مجھ سے پوچھا کہ ویکسین لگوالی ہے؟ میں نے اپنے خدشات کا اظہار کیا تو انہوں نے میرا حوالہ دیا کہ میں نے کہا ہوا ہے کہ ساروں کو ویکسین لگوانی چاہیے۔ یہ سن کر وہ کہتی ہیں کہ میں نے خوف کے باوجود ویکسین لگوالی اور دوسری ڈوز پر بھی خوف تھا لیکن میں نے خدا تعالیٰ سے عرض کی کہ میں خلیفۃ المسیح کی اطاعت میں لگوا رہی ہوں تُو سب آسان کر دے۔ خدا کی قسم! اس کے بعد مجھے کچھ نہ محسوس ہوا نہ کوئی درد ہوئی۔ عربوں کے بھی کافی واقعات ہیں۔

رشین ڈیسک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشین ڈیسک کو گزشتہ تیرہ سال سے توفیق مل رہی ہے کہ دورانِ سال میرے خطبات کا اور خطابات کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر کا ترجمہ کر رہے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام بہت وسیع ہو گیا ہے اور رشین جو مجھے خط لکھتے ہیں اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ خطبات کو باقاعدہ سن کے ان کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور بڑا شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

پھر فرنچ ڈیسک

ہے۔ اس ڈیسک کے ذمہ درج ذیل کام ہیں۔ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے خطبات کا ترجمہ۔ جماعت کے لٹریچر کا ترجمہ۔ خط و کتابت جو مرکزی ہے۔ سوشل میڈیا، فرنچ ویب سائٹ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہ انہوں نے کافی کام کیا ہے۔

چینی ڈیسک

ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چینی ترجمہ اس سال طبع ہوا ہے۔ اس وقت چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب Women in Islam کا ترجمہ تیار ہو چکا ہے اور کہتے ہیں ٹائٹل کی تیاری کا کام جاری ہے۔ ''مسیح ہندوستان میں'' اس کے بھی چینی ترجمہ کی آخری چیکنگ ہو رہی ہے۔ اسی طرح اَور لٹریچر چھپ رہا ہے۔

ٹرکش ڈیسک

دورانِ سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل کتب کا ترکی ترجمہ بغرض اشاعت ترکی

بھجوایا گیا ہے۔تحفۃ الندوۃ، رازِ حقیقت، حقیقۃ المہدی، توضیح مرام، لیکچر لدھیانہ، استفتاء، تجلیاتِ الٰہیہ، حجۃ الاسلام، سچائی کا اظہار، قادیان کے آریہ اور ہم۔ اس کے علاوہ اَور کتابیں بھی ترجمہ ہو رہی ہیں۔

سواحیلی ڈیسک

ہے۔ایم ٹی اے افریقہ پر نشر ہونے والے تمام پروگراموں کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ کے لیے قرآن کریم کا مکمل سواحیلی ترجمہ ریکارڈ کروایا جا چکا ہے جو کہ دوران سال رمضان المبارک کے علاوہ دیگر ایام میں بھی تلاوت کے ساتھ نشر ہوتا رہا۔

انڈونیشین ڈیسک

ہے۔انڈونیشیا سے مجھے انڈونیشین لوگوں کے جو خطوط آتے ہیں وہ اب بہت زیادہ تعداد میں آنے لگ گئے ہیں اس ڈیسک کے تحت ان خطوط کا ترجمہ اور خلاصہ تیار کر کے وہ پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تراجم کتب میں ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جلد اول کے نصف حصہ کے ترجمہ پر اس سال کام جاری ہے۔ رازِ حقیقت کا انڈونیشین ترجمہ پرنٹنگ کے مراحل میں ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے پروگراموں کی طرف بھی ان کی توجہ ہے۔

سپینش ڈیسک

مرکزی سپینش ڈیسک کا قیام سپین میں ہے۔ دورانِ سال بعض سپینش ممالک کی مدد سے اس ڈیسک کے تحت درج ذیل کام ہوئے: خطبات اور خطابات کا انہوں نے ترجمہ کیا اور باقی ٹی وی پروگراموں کا بھی ترجمہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح مرکزی پریس میڈیا کے ساتھ تعاون کر کے ان کی پریس ریلیز شائع کر رہے ہیں اور کتب جو نظر ثانی ہو چکی ہیں اس سال ابھی چھپی نہیں لیکن نظر ثانی ہوئی ہے اس سال، لیکچر لاہور، لیکچر سیالکوٹ، رازِ حقیقت، چشمۂ مسیحی، آسمانی فیصلہ اور منہاج الطالبین حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے۔ سوشل ویب سائٹ پہ بھی کام کر رہے ہیں۔

انٹرنیشنل ٹرانسلیشن اینڈ ریسرچ آفس

پہلے اس کا نام ''عربک انگلش ٹرانسلیشن اینڈ ریسرچ آفس'' تھا۔ اب یہ عربی سے انگلش میں اور انگلش سے عربی میں ترجمہ کا کام کر رہے ہیں۔ ترجمہ صحیح بخاری کی شرح جو حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے کی تھی اس کا انگریزی ترجمہ جاری ہے۔ پہلی جلد کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ فقہ المسیح اور مجموعہ اشتہارات جلد اول کا انگریزی ترجمہ جاری ہے اور اسی طرح میرے خطابات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے دروس اور کچھ خطابات وغیرہ ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی بعض چھوٹی کتب ہیں۔ ان کے ترجمے یہ اس میں کر رہے ہیں۔

تحریک وقف نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا بھر میں واقفین نو کی تعداد 78ہزار ہے جس میں سے پینتالیس ہزار آٹھ سوبتیس لڑکے اور بتیس ہزار ایک سو اڑسٹھ لڑکیاں ہیں۔ اس سال نئی درخواستیں جن پر والدین کو ابتدائی منظوری بھجوائی گئی ان کی تعداد تین ہزار پانچ سو انیس ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بھی ہر سال بڑھ رہی ہے اور مرکزی شعبہ کے دفتر نے اچھا کام سنبھال لیا ہے۔

مرکزی شعبہ آئی ٹی

یہ شعبہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا فعال ہو چکا ہے اور اچھا کام کر رہا ہے اور مرکزی دفاتر کی آئی ٹی میں مدد کرنے میں یہ کافی کام کر رہا ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

اس کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

اس کے سولہ ڈیپارٹمنٹس ہیں اور اللہ کے فضل سے پانچ سو تین کارکنان ہیں۔ 279 مرد اور 144 خواتین۔ ان میں سے اسّی تنخواہ دار ہیں۔ تنخواہ کیا، ان کو الاؤنس ملتا ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ

کے ذریعہ افریقہ کے مختلف ممالک میں بارہ سٹوڈیوز اور بیوروز قائم ہیں۔ 150 کارکنان ان میں کام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکتیس جنوری کو ایم ٹی اے کا آغاز ہوئے تیس سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک کے لیے ایم ٹی اے کے آٹھ چینل چوبیس گھنٹے کی نشریات پیش کر رہے ہیں۔ اس میں تئیس مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کیا جاتا ہے اور اس لحاظ سے ایم ٹی اے اپنا بڑا فعال کردار ادا کر رہی ہے۔ ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے بھی اب بڑا کام ہو رہا ہے اور وہاں کینیا میں بھی اور روانڈا میں بھی اور گھانا میں بھی اور مایوٹ آئی لینڈ میں بھی ان کے سٹوڈیوز ہیں۔ یہ تین تو اس سال نئے بنے ہیں۔ گھانا وغیرہ کے پہلے کام کر رہے تھے۔ کیمرون میں ایم ٹی اے کیبل سسٹم پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

کانگو کنشاسا

سے معلم باندونو لکھتے ہیں کہ باندونو شہر میں ایک عیسائی بوڑھی خاتون جو ہمارا پروگرام ٹیلیویژن پر دیکھتی ہے اس نے معلم صاحب سے کہا کہ احمدیت کی یہ تعلیمات اگر پہلے آ جاتیں تو مجھے یقین ہے کہ آج تمام چرچ خالی ہوتے کیونکہ وہ ان تعلیمات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے لوگوں پر اچھا اثر بھی ہو رہا ہے جیسا کہ اس خاتون کا بھی میں نے پڑھا۔

اسی طرح

خطبات

جو ایم ٹی اے پہ سنتے ہیں اس کے ذریعہ سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں اور کافی لوگ اس طریقے سے بھی خطبات سن کے بیعتیں کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ریڈیو سٹیشنز

بھی ہیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے اپنے پچیس ریڈیو سٹیشنز ہیں۔ مالی میں پندرہ، برکینا فاسو میں چار، سیرالیون میں تین۔ اس کے علاوہ تنزانیہ، گیمبیا، کانگو کنشاسا میں ایک ایک ریڈیو سٹیشن کام کر رہا ہے۔ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

یہاں Voice of Islam ریڈیو

ہے۔ اس ریڈیو کی توسیع ہوگئی ہے۔ پہلے یہ صرف لندن کے لیے تھا اب بریڈفورڈ، ایڈنبرا اور کارڈف اور لنڈن ڈیری اور گلاسگو بھی اس میں شامل ہو گئے ہیں۔

اسی طرح ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ سے بھی بیعتیں ہو رہی ہیں

اور لوگوں کو قبولیتِ احمدیت کی توفیق مل رہی ہے۔ دیگر ٹی وی پروگرامز پر چوبیس گھنٹے کی نشریات کے علاوہ چوہتر ممالک میں ریڈیو چینل جماعت کا پیغام دے رہے ہیں۔

اس سال دو ہزار چھ سو چھیاسی ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ دو ہزار پانچ سو انیس گھنٹے وقت ملا اور ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے چوبیس ہزار سات سو باسٹھ گھنٹے پر مشتمل سترہ ہزار دو سو چار پروگرام نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ مختلف اندازے کے مطابق چونتیس کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

اخبارات میں جماعتی خبروں کے علاوہ مضامین

بھی شائع ہوئے۔ اس ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے بہت کام ہو رہا ہے اور اخباروں میں بھی، پریس میں بھی جماعت کا تعارف شائع ہوتا ہے۔

پھر مخزن تصاویر

ہے۔ یہ شعبہ بھی بڑا کام کر رہا ہے۔ ایک تصویری زبان میں جماعت احمدیہ کی تاریخ انہوں نے محفوظ

کر لی ہے۔

احمدیہ آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن

ہے۔ یہ بھی واٹر فار لائف کے لیے اور سولر سسٹم کے ذریعہ افریقہ کے غریب ممالک میں ماڈل ویلیجز کے کام سرانجام دے رہے ہیں اور اس کے ذریعہ سے خدمت کر رہے ہیں۔

مرکزی شعبہ اے ایم جے

بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دفتری فرائض احسن رنگ میں انجام دے رہا ہے۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سنٹر

میں بھی اللہ کے فضل سے جماعت کی بعض نایاب تاریخ جو ہے وہ انہوں نے کھوج لگا کر تلاش کر کے جمع کی ہے اور جمع کر بھی رہے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں سینتیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ ہسپتالوں میں اڑتالیس مرکزی ڈاکٹرز ہیں اور چونتیس مقامی ڈاکٹر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ لائبیریا میں ایک ڈینٹل کلینک کا بھی اجرا ہوا ہے۔ افریقہ کے گیارہ ممالک میں چھ سو پندرہ پرائمری اور مڈل سکول ہیں جبکہ دس ممالک میں اسّی سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں۔

نائیجر میں پہلے احمدیہ مسلم کلینک کا اجرا

ہوا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں اچھا کام کر رہا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہے، اس کے تحت بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ خون کے عطیات دیے جا رہے ہیں۔ آپریشن لاکھوں کے ہوتے ہیں۔ فری میڈیکل کیمپ لگتے ہیں اور پھر disaster مختلف قسم کے جو طوفان وغیرہ آتے ہیں یا جو ہنگامی صورتحال ہوتی ہے اس میں یہ لوگ بڑی مدد کر رہے ہیں۔

قیدیوں سے رابطے اور ان کی خبرگیری

کے سلسلہ میں نائیجر میں بہت اچھا کام ہوا ہے۔ کانگو کنشاسا میں، برکینا فاسو میں، گھانا میں، سینٹرل افریقہ میں، گیمبیا میں، کینیا، آئیوری کوسٹ، مالی، تنزانیہ، گنی بساؤ، گنی کناکری، سیرالیون، انڈیا، ہالینڈ میں بھی قیدیوں سے اچھے رابطے ہوئے ہیں اور ان کو اسلام کی تبلیغ کی گئی۔ اس کا اچھا اثر ہو رہا ہے۔

نومبائعین کے لیے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورس کا انعقاد

ہوا۔ نومبائعین کے لیے چار ہزار آٹھ سو ستاسی جماعتوں میں اکاون ہزار سات سو پینتالیس تربیتی کلاسز، تعلیمی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا۔ نومبائعین سے بحالی رابطے کے مطابق نائیجر میں پندرہ ہزار کے قریب رابطے ہوئے۔ کیمرون میں دس ہزار تین سو پچپن، سینیگال میں تین ہزار سے اوپر، سیرالیون میں تین ہزار تین سو اکسٹھ ،بینن میں دو ہزار سے اوپر، آئیوری کوسٹ میں دو ہزار سے اوپر، تنزانیہ میں دوران سال تقریباً دو ہزار، نائیجیریا، برکینا فاسو، گھانا، گنی کناکری، گنی بساؤ، کینیا، لائبیریا، گیمبیا، کانگو کنشاسا، بنگلہ دیش، ہندوستان، انڈونیشیا، ملائیشیا، ٹوگو، یوگنڈا، یوکے ان سب ممالک میں نئے رابطے ہو رہے ہیں اور جو پرانی بیعتیں تھیں ان کے ساتھ اللہ کے فضل سے رابطے بحال ہو رہے ہیں۔

اس سال ہونے والی بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ چھہتر ہزار آٹھ سو چھتیس ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت اللہ کے فضل سے اکاون ہزار چھ سو پندرہ کا اضافہ ہے۔ ایک سو نو ممالک سے ایک سو ساٹھ سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ دوران سال نائیجیریا میں پینتیس ہزار چھ سو ستائیس بیعتیں ہوئیں، سینیگال میں بائیس ہزار، گنی کناکری میں اٹھارہ ہزار پانچ سو بیالیس، سیرالیون پندرہ ہزار سات سو سترہ، کیمرون میں بیعتوں کی تعداد چودہ ہزار، کانگو برازاویل میں بارہ ہزار اور پھر دس ہزار کے قریب جو ہیں گنی بساؤ میں ہیں، تنزانیہ میں اور کانگو کنشاسا میں ہیں، پھر برکینا فاسو میں ہیں، لائبیریا میں، گیمبیا میں، مالی میں، آئیوری کوسٹ، چاڈ، مڈغاسکر، سینٹرل افریقن ریپبلک، کینیا، یوگنڈا، ساؤتومے، زمبابوے، روانڈا، گھانا اور اس طرح بہت سارے ممالک ہیں۔ ایتھوپیا، ماریشس، مصر، گابون، موریطانیہ، جنوبی افریقہ، کوموروز آئی لینڈ، مایوٹ آئی لینڈ، کیپ وردے آئی لینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایشیا اور بعض عرب ممالک اور یورپ میں بھی بیعتیں ہوئی ہیں۔

قرغیزستان سے ضمیروو اِلزار (Zamirov Ilzar) صاحب کہتے ہیں کہ اس سال موسم بہار میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی رضا سے سچے راستے یعنی احمدیت کو قبول کیا۔ میرے ایک دوست نے مجھے ایک سال تک تبلیغ کی۔ اس طرح مجھے اپنے سوالوں کے جوابات مل گئے جیسے دجال کے بارے میں مجھے پہلے یہ بات سمجھ نہ آئی تھی کہ اس کی پیشانی پر چھ سو چھیاسٹھ یا جھوٹا لکھا ہوا ہو گا وغیرہ۔ اس طرح میرا دل پُرسکون ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سے میرا دل کھل گیا۔ اس پر میں بہت خوش ہوں۔

پیراگوئے کی ایک نومبائع خاتون کہتی ہیں میں پہلے عیسائی تھی اور چھ ماہ قبل احمدی مسلمان ہوئی ہوں۔ مَیں نے مذہب کا کبھی بھی سنجیدگی سے مطالعہ نہیں کیا تھا۔ میرے عیسائیت کے بارے میں بعض سوالات تھے جن کا مجھے تسلی بخش جواب نہیں ملتا تھا۔ پھر مَیں نے مختلف مذاہب کے بارے میں تحقیق شروع کر دی اور مجھے لگا کہ اسلام کی بنیاد بہت مضبوط ہے اور اسلام کے عقائد سمجھ میں آتے ہیں۔ پھر میرا رابطہ جماعت احمدیہ کے مبلغ سے ہوا تو انہوں نے اسلام کی بہت سی خوبیاں بیان کیں جو کہ میرے لیے بالکل ایک نئی دنیا تھی۔ مجھے اسلام کی حقیقت سمجھ آ گئی اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔

اسی طرح ازبکستان ہے، افریقن ممالک ہیں، یورپ کے ممالک ہیں، رشین ممالک ہیں، بہت سارے ملکوں کے واقعات ہیں جو اس وقت تفصیل سے بتائے نہیں جا سکتے۔

خوابوں کے ذریعہ سے بہت سارے لوگوں نے احمدیت قبول کی اور اس کے بھی کافی واقعات ہیں۔ آئندہ کسی وقت ان شاء اللہ بیان ہو جائیں گے۔

پھر نشانات دیکھ کر لوگوں نے بیعتیں کیں۔

فلپائن

کے مبلغ انچارج کہتے ہیں ایک نو مبائع دوست سلیم حسن الباني صاحب ہیں جن کا تعلق تاؤسُگ (Tausug) قبیلے سے ہے۔ ایک چھوٹے سے جزیرہ سِگانگنگ (Sigangang) کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سنی مسلمان تھا اور مجھے لوکل صدر جماعت نے ایک جماعتی پروگرام میں مدعو کیا۔ مبلغ کا ایڈریس انگریزی میں تھا مَیں سمجھ نہ سکا۔ بعد میں لوکل صدر صاحب نے ترجمہ کر کے بتایا۔ چنانچہ میں پروگرام میں شامل ہوتا رہا اور لوکل معلم سے بھی سوال و جواب ہوتے رہے۔ پانچ نومبر 2021ء کو ہمارے ہی علاقے میں جمعہ کی نماز کا انتظام تھا اور تبلیغی نشست بھی تھی۔ مَیں اُس دن صبح سے دعا کرتا رہا کہ اے اللہ! اگر احمدیت سچی ہے تو مجھے اس کا کوئی نشان دکھا۔ اگر جماعت سچی ہے تو مجھے بارش کا نشان دکھا کیونکہ بارش تیری رحمت کا نشان ہے اور سورج دوزخ کی گرمی کا۔ ابھی میں دعا کر ہی رہا تھا کہ شدید بارش شروع ہو گئی اور اس قدر شدید بارش شروع ہوئی کہ مجھے لگا کہ میں نماز پڑھنے کے لیے نہیں جا سکوں گا۔ جب ایسا ہوا تو میں نے دعا کرنا شروع کر دی کہ اے اللہ اب اس بارش کو روک دے تا کہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے جا سکوں اور اس دعا کے ساتھ ہی بارش تھم گئی اور میں جمعہ کی نماز پڑھنے چلا گیا۔ کیونکہ ہمارے علاقے میں باقاعدہ مسجد نہیں تھی اس لیے ہم جنگل میں ہی ایک چھوٹا سا شامیانہ لگا کر نماز پڑھ رہے تھے جو ہمیں بارش سے بمشکل بچا سکتا تھا۔ جب میں وہاں پہنچ گیا تو دوبارہ بارش شروع ہو گئی اور خطبہ کے دوران معلم صاحب کی قمیص بھی پیچھے سے بھیگ گئی اور ہم نے بھی اپنی جائے نمازوں پر ناریل کے پتے رکھ کر گیلا ہونے سے بچایا۔ ہم جتنی دیر نماز پڑھتے رہے بارش ہوتی رہی۔ نماز کے بعد تبلیغی نشست تھی جس میں بتایا گیا کہ کس طرح امام مہدی علیہ السلام کے آنے سے دنیا میں امن قائم ہوا ہے۔ بارش کا نشان دیکھ کر میں نے اسی دن بیعت کر لی۔

مخالفین کی مخالفت کے نتیجہ میں بھی بیعتیں ہوتی ہیں۔

بیعتوں کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ یہ تو علیحدہ اتنا وسیع مواد اکٹھا ہو چکا

ہے کہ علیحدہ علیحدہ کسی وقت بیان ہوتا رہے گا۔ نومبائعین کو مخالفین کی طرف سے احمدیت چھوڑنے کے لیے دھمکیاں ملتی رہیں۔ مال اور مدد کا لالچ ملتا رہا لیکن نومبائعین ثابت قدم رہے۔

پھر نشان بھی لوگوں نے دیکھے کہ کس طرح

اللہ تعالیٰ مخالفین کے بد انجام

ان کو دکھا رہا ہے۔ قبولیتِ دعا کے بہت سارے لوگوں نے واقعات لکھے ہیں اور جماعتی جلسوں میں شامل ہو کر جو اُن میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اس کے انہوں نے واقعات لکھے ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مخالفین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’باز آجاؤ اور اس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی۔ مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی۔ بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے... کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 409)

پھر آپؑ نے فرمایا۔ ’’یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اپنے گروہ کو غالب کرے گا۔ تُو کچھ بھی خوف نہ کر میں تجھے غلبہ دوں گا۔ ہم آسمان سے کئی بھید نازل کریں گے اور تیرے مخالفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو ہم وہ باتیں دکھلائیں گے جن سے وہ ڈرتے تھے۔ پس تُو غم نہ کر۔ خدا ان کی تاک میں ہے۔ خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور نہ تجھ سے علیحدہ ہوگا جب تک کہ وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں بھیجا گیا جس کے دشمنوں کو خدا نے رسوا نہ کیا۔ ہم تجھے دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ اور میں عجیب طور پر دنیا میں تیری بزرگی ظاہر کروں گا۔ میں تجھے راحت دوں گا اور تیری بیخ کنی نہیں کروں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور تیرے لیے میں بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا...ان کو کہہ دے کہ میں صادق ہوں پس تم میرے نشانوں کے منتظر رہو۔ حجت قائم ہو جائے گی اور کھلی کھلی فتح ہو گی...وہ چاہتے ہیں کہ تیرا کام ناتمام رہے لیکن خدا نہیں چاہتا مگر یہی کہ تیرا کام پورا کر کے چھوڑے۔ خدا تیرے آگے آگے چلے گا اور اس کو اپنا دشمن قرار دے گا جو تیرا دشمن ہے۔ جس پر تیرا غضب ہو گا میرا بھی اسی پر غضب ہو گا اور جس سے تو پیار کرے گا میں بھی اسی سے پیار کروں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور انجام کار ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں... میری فتح ہو گی اور میرا غلبہ ہو گا مگر جو وجود لوگوں کے لیے مفید ہے میں اس کو دیر تک رکھوں گا۔ تجھے ایسا غلبہ دیا جائے گا جس کی تعریف ہو گی اور کاذب کا خدا دشمن ہے اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 588-590)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی بھی توفیق دے اور تبلیغ کرنے کی بھی توفیق دے۔ اپنی حالتوں کو بدلنے کی بھی توفیق دے اس طرح اپنی حالتیں کرنے والے ہوں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو کامیابیاں عطا فرما رہا ہے یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہمیں بھی لہو لگا کر اس میں شامل ہونے کی کچھ نہ کچھ کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ذرا سی کوشش میں برکت ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے۔ پس ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جو اپنے عملوں کے ذریعہ سے، اپنی تبلیغ کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مشن کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور دنیا میں پھر اسلام غالب ہوگا۔ اسلام کا بول بالا ہو گا اور آج جو دنیا اسلام کو تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہے وہ دوبارہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمے گائے گی۔ آپؐ کی مدح کرے گی اور آپؐ کے پیچھے چلنے میں اپنا فخر محسوس کرے گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں یہ سب دیکھنے والے ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(الفضل انٹرنیشنل 8/ نومبر 2022ء صفحہ 6-14)

ایڈیٹر کے نام خطوط

- **مکرمہ نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے سے لکھتی ہیں:**

مؤرخہ 11/ نومبر کے شمارے میں شائع ہونے کے تمام تاثرات نے دل کو حسرت بھری لذت دی خوش نصیب ہیں وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت کو براہ راست دیکھ رہے ہیں اور حسرت اس بات کی ہے کہ کاش! ہم بھی زائرین میں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ الفضل اور ایم ٹی اے کو سلامت رکھے۔ آمین۔

- **مکرمہ صادقہ چوہدری کینیڈا سے لکھتی ہیں:**

مورخہ 12/ نومبر 2022ء کو خلافتِ احمدیہ کی ہفتہ وار روحانی فلائٹ نے تو ایسی روحانی سیر کروا دی جس کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ پیارے حضور ایدہ اللہ کا مسجد میں آنا اور پھر سب کو اپنے ساتھ اس روحانی فلائٹ کے مختلف روحانی نظارے کروانا ایسے ہی لگ رہا تھا کہ کسی اور ہی فضا میں ہیں۔ جہاں اللہ ہی اللہ ہے۔ اتنا قریب کہ بے اختیار سبحان اللہ منہ سے نکل جائے۔ دعا ہے کہ ہم بھی روحانی ماحول سے خوب استفادہ کرنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

- **مکرم اے آر بھٹی۔ میلبورن آسٹریلیا سے لکھتے ہیں:**

خدا کے فضل سے الفضل آن لائن لندن سے روزانہ چھپنے اور دوستوں تک پہنچنے کی توفیق پا رہا ہے اور اسی طرح دیگر رسائل، کُتب مضامین اور جماعتی کاوشیں بنی نوع انسان کی روحانی بہتری اور آخرت کو سنوارنے کے لئے قارئین تک احسن رنگ میں پہنچ رہی ہیں اور ہماری دعا ہے کہ جماعت کے ان آرگنز کی تمام تر کوششیں رنگ لائیں۔ ان شاءاللہ رنگ لائیں گی اور روزنامہ الفضل اسی طرح بہتر سے بہتر رنگ میں توفیق پاتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ روزنامہ الفضل کے تمام کارکنوں اور خدمت گاروں کو اس کا اجرعظیم عطا فرمائے جو دن رات محنت کرکے اخبار ہم تک پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو آمین۔ خاکسار روزنامہ الفضل کی تحریرات پر مختلف ارا دیکھتا ہے۔ بلاشبہ اس میں لکھنے والے علم کا بیش بہا خزانہ لئے ہوئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں یہ روزنامہ بہترین خدمت دینیہ بجالا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ حضور انور کے دورہ امریکہ کی اقساط پڑھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ لکھنے والے کمال کا لکھتے ہیں اور خاکسار پڑھ کر سوچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت قابل ذہن لکھاری جماعت کو عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی تحریروں سے ہم سب کو فیض پہنچاتا رہے۔ آمین۔

احکام ربانی، پیارے آقائے مدنیؐ اور حضرت سلطان القلمؑ کے ارشادات اور پیارے امام کا فرمان روحانیت کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ ۔

میں تو کہتا ہوں اس جیسا کوئی اخبار نہیں
علم دیتا ہے سب کو ایسا کوئی اخبار نہیں
اس کے لکھنے والے مصروف عمل ہیں بھی
اس جیسا پیارا اخبار دنیا میں کوئی اور اخبار نہیں

مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن

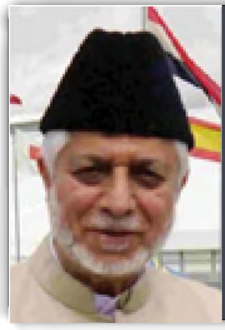

حضرت مولوی حکیم نورالدینؓ کا حضرت مسیح موعودؑ سے ابتدائی تعارف اور والہانہ عشق

- ’’وہ میرے رب کی آیت میں سے ایک آیت ہے‘‘
- ’’مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا جدا شدہ عضو مل گیا‘‘
- ’’اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے‘‘

یہ بابرکت الفاظ جو سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی قلم مبارک سے نکلے ان کا مصداق وہ بابرکت وجود ہے جو برصغیر کی تاریخ میں حکیم الامت حضرت حاجی الحرمین مولانا حکیم نورالدین کے نام سے خوب متعارف ہے۔ آپ کی سعادت اور خوش بختی کہ آپ کے بارہ میں حضرت امام الزمان مہدیٔ دوراں علیہ السلام کی زبان اور قلم سے وہ کلمات جاری ہوئے جو واقعی بےمثل اور انتہائی قابل رشک ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعزاز اور سعادت بھی عطا فرمائی کہ آپ کو مسیح الزمان کے خلیفۂ اول کے طور پر چھ سال تک جماعت احمدیہ عالمگیر کی قیادت اور راہنمائی کی توفیق ملی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کا ابتدائی تعارف اور تعلق کیسے پیدا ہوا؟ یہ ایک ایمان افروز داستان ہے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے احیائے اسلام کے لئے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو چن لیا اور آپ کو خواب میں ایک خوبصورت باغ دکھایا گیا کہ تو اس باغ کا مالی ہے۔ یہ وہ دور تھا جس میں آپ نے خدمت اسلام پر کمربستہ ہوتے ہوئے اسلام کے دفاع میں اپنی معرکتہ الآرا کتاب براہین احمدیہ شائع فرمائی جس نے دردمندان اسلام کے دل میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی کہ اب اس کی حفاظت اور دفاع کرنے والا وجود سامنے آ گیا ہے۔ ایک طرف خدا تعالیٰ نے اس محیی کو پیدا کیا اور دوسری طرف سعید فطرت لوگوں کے دلوں میں اس محافظ اسلام کی محبت پیدا کرنی شروع کر دی اور وہ جو ابھی اس مبارک وجود کے ظہور سے بےخبر تھے ان کے دلوں میں تجسس اور تلاش کی لو لگا دی گئی۔ وہ ہر طرف تلاش کرنے لگے کہ وہ موعود وجود جس کے ہاتھ پر اسلام کا غلبہ دورِ آخرین میں مقدر ہے۔ کون ہے اور کہاں ہے؟

سچائی کی فطرت رکھنے والوں ان محبان اسلام میں ایک مبارک وجود حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کا تھا۔ جو اس بات کی سچی تڑپ رکھتے تھے اور اس کے لئے دعاگو تھے کہ خدا تعالیٰ انہیں ایسا شخص دکھا دے جو دین اسلام کی تجدید کرنے اور اسلام کی طرف سے دشمنوں کے حملوں کا دفاع کرنے والا ہو۔ آپ فرماتے ہیں:

’’مجھے نہایت طلب اور جستجو تھی اور میں صادقوں کی ندا کا منتظر تھا۔ اسی اثناء میں مجھے حضرت السید الاجل اور بہت ہی بڑے علامہ اس صدی کے مجدد مہدی الزماں مسیح دوران اور مئولف براہین احمدیہ کی طرف سے خوشخبری ملی۔ میں ان کے پاس پہنچا تا حقیقت حال کا مشاہدہ کروں۔ میں نے فوراً بھانپ لیا کہ یہی موعود حکم وعدل ہے اور یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ میں نے فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور لبیک کہا اور اس عظیم الشان احسان پر اس کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیا۔ اے ارحم الراحمین خدا! تیری حمد، تیرا شکر اور تیرا احسان ہے۔ پھر میں نے مہدی الزمان کی محبت کو اختیار کر لیا اور آپ کی بیعت صدق دل سے کی یہاںتک کہ مجھے آپ کی مہربانی اور لطف و کرم نے ڈھانپ لیا اور میں دل کی گہرائیوں سے ان سے محبت کرنے لگا۔ میں نے انہیں اپنی جائیداد اور اپنے سارے اموال پر ترجیح دی بلکہ اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور والدین اور اپنے سب عزیز و اقارب پر انہیں مقدم جانا۔ ان کے علم و عرفان نے میرے دل کو والہ و شیدا بنا لیا۔ اس خدا کا شکر ہے جس نے میرے لئے ان کی ملاقات مقدر فرمائی اور یہ میری خوش بختی ہے کہ میں نے انہیں باقی سب لوگوں پر ترجیح دی اور میں ان کی خدمت کے لئے اس جاں نثار کی طرح کمربستہ ہو گیا جو کسی میدان میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ پس اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور وہ بہتر احسان کرنے والا ہے۔‘‘

(حیاتِ نور صفحہ 111-112 بحوالہ کرامات الصادقین)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو کر آپ نے کیا پایا؟ اس کا مختصر ذکر آپ کے ایک عربی قصیدہ میں ملتا ہے جس کے دو شعروں کا ترجمہ ہے:

’’بخدا جب سے میں نے حضرت اقدسؑ سے ملاقات کی ہے آپ کے فیض کی برکت سے میں نے رشد و ہدایت میں بہت ترقی حاصل کی ہے اور اِس احمد (یعنی مسیح موعود) کو پہچان کر مجھے اُس احمدؐ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان کا پتہ لگا اور قرآن شریف کے کئی مشکل مقامات تھے جو مجھ پر واضح نہ تھے لیکن آپ نے مجھ پر اُن کو روشن کر دیا اور اس وجہ سے میں روحانی طور پر بیدار ہو گیا۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس زندگی بخش اور انقلاب آفریں رابطہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے جب پہلی مرتبہ 1884ء میں مخالفین اسلام کے لئے نشان نمائی کی دعوت پر اشتہار عام شائع فرمایا تو خدائی نصرت سے ایک اشتہار حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو بھی ریاست جموں و کشمیر کے وزیر اعظم کے ذریعہ سے مل گیا۔ اس اشتہار نے عملاً آپ کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اس کی پرلطف اور ایمان افروز تفصیل حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کے اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

’’فوراً اس اشتہار کے مطابق... تحقیق کے واسطے قادیان کی طرف چل پڑا۔ اور روانگی سے پہلے اور دوران سفر میں اور پھر قادیان کے قریب پہنچ کر قادیان کو دیکھتے ہی نہایت اضطراب اور کپکپا دینے والے دل سے دعائیں کیں۔ جب قادیان پہنچا تو جہاں میرا یکہ ٹھہرا وہاں ایک بڑا محراب دار دروازہ نظر آیا۔ جس کے اندر چارپائی پر ایک بڑا ذی وجاہت آدمی بیٹھا نظر آیا۔ میں نے یکہ بان سے پوچھا کہ مرزا صاحب کا مکان کونسا ہے؟ جس کے جواب میں اس نے اس رشائل مشبہ داڑھی والے کی طرف جو اس چارپائی پر بیٹھا تھا، اشارہ کیا کہ یہی مرزا صاحب ہیں۔ مگر خدا کی شان! اس کی شکل دیکھتے ہی میرے دل میں ایسا انقباض پیدا ہوا کہ میں نے یکے والے سے کہا کہ ذرا ٹھہرو میں بھی تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا اور وہاں میں نے تھوڑی دیر کے واسطے بھی ٹھہرنا گوارہ نہ کیا۔ اس شخص کی شکل ہی میرے لئے ایسی صدمہ دہ تھی کہ جس کو میں ہی سمجھ سکتا ہوں۔ آخر طوعاً و کرہاً اس (مرزا امام الدین) کے پاس پہنچا۔ میرا دل ایسا منقبض اور اس کی شکل سے متنفر تھا کہ میں نے السلام علیکم تک بھی نہ کہا کیونکہ میرا دل برداشت ہی نہیں کرتا تھا۔ الگ ایک خالی چارپائی پڑی تھی۔ اس پر میں بیٹھ گیا اور دل میں ایسا اضطراب اور تکلیف تھی کہ جس کے بیان کرنے میں وہم ہوتا ہے کہ لوگ مبالغہ نہ سمجھیں۔ بہرحال میں وہاں بیٹھ گیا۔ دل میں سخت متحیر تھا کہ میں یہاں آیا کیوں؟

ایسے اضطراب اور تشویش کی حالت میں اس مرزا نے خود ہی مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ میں نے نہایت روکھے الفاظ اور کبیدہ دل سے کہا کہ پہاڑ کی طرف سے آیا ہوں۔ تب اس نے جواب میں کہا کہ آپ کا نام نورالدین ہے؟ اور آپ جموں سے آئے ہیں؟ اور غالباً آپ مرزا صاحب سے ملنے آئے ہوں گے؟ بس یہی لفظ تھا جس نے میرے دل کو کسی قدر ٹھنڈا کیا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ شخص جو مجھے بتایا گیا ہے مرزا صاحب نہیں ہے۔ میرے دل نے یہ بھی گوارا نہ کیا کہ میں اس سے پوچھتا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں اگر آپ مجھے مرزا صاحب کے مکانات کا پتہ دیں تو بہت ہی اچھا ہو گا۔ اس پر اس نے ایک آدمی مرزا صاحب کی خدمت میں بھیجا اور مجھے بتایا کہ ان کا مکان اس مکان سے باہر ہے۔ اتنے میں حضرت اقدس نے اس آدمی کے ہاتھ لکھ بھیجا کہ نماز عصر کے وقت ملاقات کریں۔ یہ بات معلوم کر کے میں معاً اُٹھ کھڑا ہوا۔‘‘

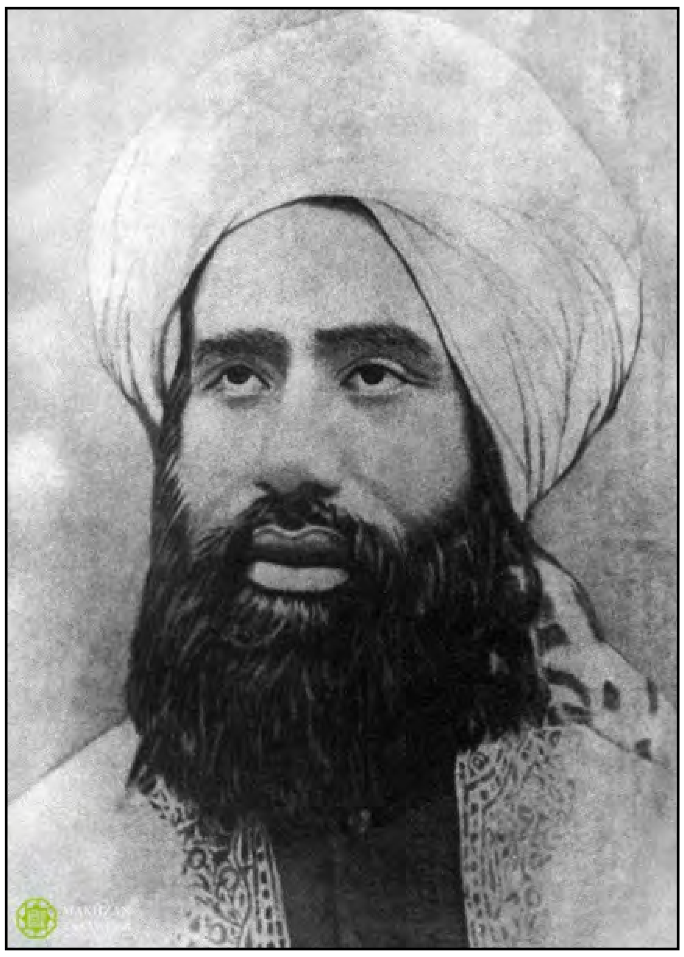

’’چنانچہ آپ اس وقت سیڑھیوں سے اُترے۔ تو میں نے دیکھتے ہی کہا کہ یہی مرزا ہے اور اس پر میں سارا ہی قربان ہو جاؤں۔‘‘

’’حضرت اقدس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ میں ہوا خوری کے واسطے جاتا ہوں کیا آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ دور تک میرے ساتھ چلے گئے اور مجھے یہ بھی فرمایا کہ امید ہے کہ آپ جلد واپس آجاویں گے۔ حالانکہ میں ملازم تھا اور بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں پھر آ گیا اور ایسا آیا کہ یہیں کا ہو رہا۔‘‘

(حیات نور صفحہ 115-116)

روایت میں آتا ہے کہ حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ نے اپنی اس پہلی ملاقات میں ہی حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میری بیعت قبول فرمائیں۔ حضرت اقدس نے جواباً فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت اور حکم نہ ہو میں اس بارہ میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اس پر حضرت مولانا کی پاک اور نورانی فطرت وفورِ محبت سے بول اٹھی اور آپ نے بصد ادب عرض کیا کہ پھر حضور یہ منظور فرمالیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم آیا تو سب سے پہلے اس عاجز کو بیعت کرنے کا شرف عطا فرمائیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا ٹھیک ہے ان شاءاللہ وقت آنے پر آپ کو ہی سب سے پہلے بیعت کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

وقت آنے پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے اس وعدہ کو خوب یاد رکھا اور حاجی الحرمین مولانا حکیم نور الدینؓ کو یہ تاریخی شرف نصیب ہوا کہ آپ نے دورِ آخرین میں حضرت امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر سب سے پہلے بیعت کر کے اول المبایعین کا تاریخ ساز اعزاز پایا۔

الغرض اس پہلی ملاقات کے بعد حضرت مولانا واپس جموں چلے گئے۔ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ دلوں کا ربط و مبدم بڑھتا چلا گیا۔ باہم ایسے گہرے تعلقات پیدا ہوئے کہ حضرت اقدس کے خاص معتمدین میں شامل ہو گئے اور ہر اہم معاملہ کی آپ کو اطلاع دی جاتی اور مشورہ بھی لیا جاتا۔ دوسری طرف حضرت مولانا نے اپنے آپ کو حضرت اقدس کے قدموں میں ڈال دیا اور جانی و مالی ولسانی خدمات میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ حضرت اقدس نے باقی افراد جماعت کے لئے ان کو ایک مثال کے طور پیش کرتے ہوئے اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا کہ کاش جماعت کا ہر فرد اس نور الدین کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ آپ نے فرمایا:

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نورِ دیں بودے!
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہونے پر حضرت مولانا کی قلبی کیفیت اور خوشی کا کسی قدر ذکر پہلے آچکا ہے۔ اس جگہ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جب حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کو نور الدین جیسا گوہر آبدار ملا تو آپ کے قلب اطہر کے جذبات کا کیا عالم تھا۔ آپ نے فرمایا:

’’جب سے میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حیّ و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور میں چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب! میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا اور ذلیل ہوں۔ پس جبکہ دعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور آسمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارے میں میرے دوست ہیں۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے۔ وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے سرداروں میں سے اور شریف الدین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھ کو اس سے ایسی خوشی ہوئی گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم ﷺ حضرت فاروقؓ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے۔

اور جب وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری نظر اس پر پڑی تو میں نے اس کو دیکھا کہ وہ میرے رب کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری دعا کا نتیجہ ہے جس پر میں مداومت کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتادیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔‘‘

(ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام طبع اوّل صفحہ 581-582)

پھر فرماتے ہیں:

’’میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجے کا صدیق جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس، اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجے کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محبّ اس سے سبقت نہیں لے گیا۔‘‘

(ترجمہ از حمامۃ البشریٰ صفحہ 16)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے مناقب اور خدمات کے بارہ میں اپنی متفرق کتب میں جو کلمات تحریر فرمائے ہیں ان کو پڑھ کر دل رشک کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ مختصر مضمون میں ان سب کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا تاہم حضرت مولانا کی اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ محبت اور وارفتگی سے متعلق چند امور کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت مولانا صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت، محبت، فدائیت اور وارفتگی میں عدیم النظیر مقام رکھتے تھے۔ مسیح پاکؑ کے ایک اشارہ پر اپنا شہر، اپنا وطن، کاروبار اور تمام املاک چھوڑ کر قادیان میں آبسے اور پھر کبھی بھی اپنے وطن کا خیال تک دل میں نہ آنے دیا۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے:

اگر کوئی شخص ہزار روپیہ روزانہ بھی مجھے دے تو پھر بھی میں حضرت صاحب کی صحبت چھوڑ کر قادیان سے باہر جانے کے لئے تیار نہیں۔

حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کی مبارک عادت تھی کہ آپ کمال ادب اور احترام سے حضرت اقدسؑ کی مجلس میں آتے اور خاموشی سے اکتساب فیض فرماتے۔ حضرت مولوی صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے جو کچھ پایا ہے جو کچھ سیکھا ہے اپنے پیارے مطاع و امام سے سیکھا اور پایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

’’لوگ اکسیر اور سنگ پارس تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ میرے لئے تو حضرت مرزا صاحب پارس تھے۔ میں نے ان کو چھوا تو بادشاہ بن گیا۔‘‘

نیز ایک موقع پر فرمایا:

’’میں نے آپ کی صحبت میں یہ فائدہ اٹھایا کہ دنیا کی محبت مجھ پر بالکل سرد پڑ گئی... یہ سب مرزا صاحب کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت سے حاصل ہوا‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہر ارشاد بلکہ اشارہ اور خواہش کی فی الفور تعمیل آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپؑ نے حضرت مولانا کے بارہ میں فرمایا ہے:

’’میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔‘‘

آپ کی والہانہ اطاعت اور وارفتگی کی مثال فی الفور دہلی کے سفر پر روانہ ہو جانا ہے۔

23/ اکتوبر 1905ء کو حضرت اقدس علیہ السلام ام المومنین رضی اللہ عنہا کو آپ کے خویش و اقارب سے ملانے کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ ابھی دہلی پہنچے چند دن ہی ہوئے تھے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ بیمار ہو گئے۔ اس پر حضور کو خیال آیا کہ اگر مولوی نور الدین صاحب کو بھی دہلی بلا لیا جائے تو بہتر ہو گا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کو تار دلوادیا۔ جس میں تار لکھنے والے نے ایجی ایٹ یعنی بلاتوقف کے الفاظ لکھ دیئے۔ جب یہ تار قادیان پہنچا تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس خیال سے کہ حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔ اسی حالت میں فوراً چل پڑے۔ نہ گھر گئے نہ لباس بدلا نہ بستر لیا اور لطف یہ کہ ریل کا کرایہ بھی پاس نہ تھا۔ گھر والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے ایک آدمی کے ہاتھ کمبل تو بھجوا دیا مگر خرچ بھجوانے کا انہیں بھی خیال نہ آیا اور ممکن ہے گھر میں اتنا روپیہ ہو بھی نہ۔ آپ جب بٹالہ پہنچے تو ایک متمول ہندو رئیس نے جو گویا آپ کی انتظار ہی کر رہا تھا، عرض کی کہ میری بیوی بیمار ہے۔ مہربانی فرما کر اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیجئے۔ فرمایا میں نے اس گاڑی پر دہلی جانا ہے۔ اس رئیس نے کہا۔ میں اپنی بیوی کو یہاں ہی لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ لے آیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر نسخہ لکھ دیا۔ وہ ہندو چپکے سے دہلی کا ٹکٹ خرید لایا۔ اور معقول رقم بطور نذرانہ بھی پیش کی اور اس طرح سے آپ دہلی فوراً پہنچ کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

آپ کی غیر معمولی بے لوث ارادت اور وارفتگی کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جاسکتا ہے

’’1901ء یا 1902ء کی بات ہے کہ ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے جن میں ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کا منشا ہے کہ آپ ان کے ہمراہ وہاں تشریف لے جائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے۔ پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار مسجد میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ حضور نے فرمایا۔

بقیہ صفحہ 16 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 21/ ستمبر 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ غائب اور ایک نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ اقبال پروین صاحبہ (سلاؤ۔یوکے)

16 / ستمبر 2022ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے دادا حضرت میر اسلام خان صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھنے کے بعد کابل سے قادیان کا سفر اختیار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور پھر وہیں رہائش پذیر ہو گئے اور قادیان میں ہی وفات پائی۔ مرحومہ کی شادی مکرم محمد عالم خان نیازی صاحب آف دار الصدر غربی ربوہ سے ہوئی جن سے ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ مرحومہ کو خلافت سے ایک خاص انس تھا۔ انہوں نے اپنے خاوند کا بھرپور ساتھ دیا جو مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں 6 سال ٹیچر رہے۔ اس کے علاوہ جرمنی اور پھر یوکے میں قیام کے دوران لجنہ اماءاللہ میں بطور سیکرٹری مال اور دیگر عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم الف دین صاحب (سابق صدر جماعت چڑناڑی، گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر)

17/ اگست 2022ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے کثیر العیال ہونے کے باوجود اپنے خاندان کی ذمہ داریوں کو باحسن ادا کیا اور ہر ایک کے ساتھ خوشدلی اور خندہ پیشانی سے پیش آیا کرتے تھے۔ زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت چڑناڑی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کشمیر میں قیام کے دوران لمبا عرصہ تک تمام جماعتی ڈاک آپ کی دکان کے ایڈریس کی معرفت احمدی احباب تک پہنچتی رہی۔ آپ نے دکان پر جماعتی ڈاک کے جماعت وار الگ الگ باکس بنائے ہوئے تھے۔ دکان پر لوگوں کو الفضل پڑھاتے اور تبلیغ کیا کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کی خود بھی پابندی کرتے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی عادت ڈالی۔ جماعتی چندوں کا یہ حال تھا کہ باقاعدگی سے روزانہ کی بنیاد پر چندہ الگ کیا کرتے تھے۔ بچوں کے ساتھ خاص شفقت کا سلوک کرنے والے، خاموش طبع اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور چھ بیٹیاں اور کئی نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔

2- مکرم مرزا محمد یونس صاحب (ربوہ)

10/ ستمبر 2022ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کو 2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر دو ماہ جھنگ سینٹرل جیل میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ اسیری کے دوران جیل میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، ملنسار، نرم مزاج، بہت اچھے اخلاق کے مالک، خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب (صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان) کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

3- مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم سعید افضال احمد بٹ صاحب مرحوم (خیر پور۔سندھ)

12/ ستمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے صدر لجنہ خیر پور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرکزی مہمانوں کی خدمت اور ان کے آرام کا خیال رکھنا ان کے خاص وصف تھے۔ آپ نے 2001ء میں اپنے ایک بیٹے کی روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پر بڑے صبر و ہمت کا مظاہر کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ صاحب (امیر ضلع خیر پور سندھ) کی والدہ تھیں۔

4- مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد شاہد صاحب (بشیر آباد سٹیٹ سندھ۔حال ربوہ)

5/ ستمبر 2022ء کو 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تہجد کی پابند، بہت نرم دل، خدا ترس، محنتی اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ خلافت کا احترام اور محبت ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ چندوں کے علاوہ صدقہ وخیرات بھی بڑی باقاعدگی سے کرتیں اور کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتی تھیں۔ جماعتی پروگراموں اور اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم لقمان ثاقب صاحب (مربی سلسلہ) وکالت علیا تحریک جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

5- مکرم چوہدری عبد الماجد صاحب (کیلیفورنیا۔امریکہ)

5/ جولائی 2022ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے نانا حضرت منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ میٹرک کرنے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک پر ایئر فورس میں بطور ایئر مین شامل ہوئے۔ 1953ء میں برطانیہ سے تین سالہ کورس کر کے بطور پائیلٹ آفیسر کمیشن مقرر ہوئے۔ لیکن 1962ء میں ترقی میں رکاوٹ کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا۔ آپ PAF میں مستقل کمیشن حاصل کرنے والے ابتدائی افسران میں سے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت خاموش طبع، منکسر المزاج، ہنس مکھ، نڈر، شفیق اور فدائی احمدی تھے۔ صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ حلقہ سید پوری گیٹ راولپنڈی کے علاوہ امین جماعت راولپنڈی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

6- مکرم ریاض احمد صاحب (کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو۔انڈیا)

10/ اگست 2022ء کو 45 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے کوئمبٹور جماعت کے نائب امیر اور سوشل میڈیا کے چیئر مین کے علاوہ سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

7- مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم اللہ بخش صاحب مرحوم (کنری سندھ)

31/ اگست 2022ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، غریب پرور، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مساجد کی تعمیر اور مرمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دو نئی مساجد کی تعمیر کی پوری نگرانی کے علاوہ کئی مساجد کی مرمت اپنی نگرانی میں کروانے کی توفیق پائی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کنری اور سٹیٹس کے دورہ پر تشریف لے جاتے تو مرحوم کو حفاظت کی ڈیوٹی دینے کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم حمید اللہ ظفر صاحب (مربی سلسلہ پرتگال) کے چچا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

رپورٹ: نوید احمد لیمن۔ بنگلہ دیش

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کے 50 واں سالانہ نیشنل اجتماع کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کی 50 واں سالانہ نیشنل اجتماع مؤرخہ 7، 8 اور 9/ اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو بخیر و عافیت شالی بنگلہ دیش کی جماعت احمد نگر میں واقع بنگلہ دیش کے مرکزی جلسہ گاہ پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ علمی وورزشی مقابلہ جات پر مشتمل اس تین روزہ پروگرام سے ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے خدام اور اطفال نے بھرپور استفادہ کیا۔ بارشوں کی وجہ سے کچھ دقتیں رہیں لیکن خدا نے کچھ ایسا فضل فرمایا کہ ساری مشکلیں آسان ہوگئیں۔ اجتماع کی کاروائی بروز جمعہ باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر سے شروع ہوا۔

دوران اجتماع نماز باجماعت کی بروقت ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ اجتماع کے لیے وفود کی آمد کا سلسلہ 5/اکتوبر بروز بدھ سے شروع ہوگیا۔ ملک کے تمام ضلع مجلس سے خدام اور اطفال نے تشریف لائے۔

اجتماع کے پہلا دن 7/ اکتوبر دن کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ صبح سات بجے پرچم کشائی اور دعا سے اجتماع کی آغاز ہوا۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش جناب محمد زاہد علی صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ جبکہ مکرم نیشنل امیر جناب الحاج مولانا عبدالاوّل خان صاحب چوہدری نے بنگلہ دیش کا جھنڈا لہرایا۔ جھنڈا لہراتے وقت جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کے طلباء نے قومی ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد اجتماع کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد مکرم ناظم اعلیٰ اجتماع کمیٹی جناب محبوب الرحمان صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور تمام خدام اور اطفال کو اجتماع کے جملہ پروگرام سے بھرپور استفادہ کرنے اور نظم وضبط کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش نے سب شاملین کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام کا بنگلہ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضور نے انگریزی زبان میں یہ خصوصی پیغام بھجوایا تھا۔ بعد ازاں مقامی دو جماعتوں احمد نگر اور شالشیری کے صدران مکرم محمد مطلب حسین خان صاحب اور مکرم مشتاق احمد صاحب نے مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم نیشنل امیر صاحب بنگلہ دیش نے تقریر کی اور موصوف نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے موقع پر جو تقریر کی اسے بھی یاد دہانی کے طور پر پیش کیا۔ بعد ازاں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے تقریر کی۔ صدر صاحب نے سب شاملین کو خوش آمدید کہا اور تمام خدام اور اطفال کو اجتماع کے جملہ پروگرامز سے بھرپور استفادہ کرنے کی تلقین کی۔ بنگلہ دیش میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی 50 ویں سالگرہ منائی جارہی ہے، صدر صاحب نے اس موقع پر سب کو 50ویں اجتماع کی مبارکباد دی۔ باجماعت نماز، تہجد، صفائی، خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ 50 ویں اجتماع کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ نے بہت ہی خوب صورت، علمی اور اجتماع کی تاریخ پر 184 صفحات پر مشتمل ایک سوینیئر شائع کیا۔ آخر پر عہد دہرانے کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اس کے بعد باقاعدہ اجتماع کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

ورزشی، تعلیمی و علمی مقابلہ جات تیسرے دن دوپہر کو ختم ہوئے۔ نماز مغرب اور عشاء ادا کرنے کے بعد تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم نیشنل امیر جناب الحاج مولانا عبدالاول خان صاحب چوہدری نے تقریر کی۔ اس میں سوال جواب کی نشست ہوئی۔ ایک خادم میں کیا کیا خصوصیت ہونی چاہیئے اس طرف بھی توجہ دلائی۔

رات 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سب نے سنا۔ خطبہ جمعہ کے بعد سب آرام گاہ پر پہنچے۔

دوسرے دن بروز ہفتہ دن کا آغاز نماز تہجد اور فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ آج بھی علمی، ورزشی مقابلہ اور انفرادی و اجتماعی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں سب خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ دوران اجتماع رابطہ خصوصی کا بھی موقع ملا۔ مقامی لیڈران اور صحافیوں کے ساتھ دوستانہ ماحول میں دوپہر کا کھانا کھانے کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور خدام الاحمدیہ کا تعارف کرایا۔

نماز مغرب اور عشاء ادا کرنے کے بعد اجلاس عامہ منعقد ہوا اس میں تلاوت قرآن اور نظم کے بعد معتمد صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس اجلاس میں گزشتہ تمام صدران کو بلایا گیا جو بنگلہ دیش میں موجود تھے ان میں سے چند صدر صاحبان اجتماع میں شامل ہوئے۔ ہر ایک نے اپنی پرانی سنہری یادوں کو تازہ کیا۔ سب کو اعزازی کریسٹ دیا گیا۔ مکرم نیشنل امیر جناب الحاج مولانا عبدالاول خان صاحب چوہدری نے تقریر کی۔ اس کے بعد کیریئر گائڈ لائن پر ایک سیمینار منعقد ہوا۔

تیسرے روز بھی دن کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ صبح سب اطفال کو لے کر ایک الگ اجلاس منعقد ہوا۔ دوپہر ساڑھے تین بجے اجتماع کی اختتامی تقریب وتقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اس میں تلاوت قرآن اور نظم کے بعد مکرم ناظم اعلیٰ صاحب اجتماع کمیٹی جناب محبوب الرحمان صاحب نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مکرم نیشنل امیر صاحب بنگلہ دیش نے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش نے اختتامی تقریر میں خدام اور اطفال کے چند ایمان افروز واقعات پیش کئے اور علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام اور اطفال کو انعامات سے نوازا۔ اختتامی دعا سے پہلے عہد دہرائے گئے۔ امسال اجتماع میں رجسٹریشن کے مطابق 108 مجالس میں سے 100 مجالس سے خدام، اطفال، نومبائعین اور مہمان سمیت کل حاضری 1720 تھی فالحمد للہ علی ذالک۔ اجتماع میں فری میڈیکل کیمپ، عطیہ خون (31 بیگ خون ریڈ کریسنٹ کو دیا گیا)، بک سٹال اور نمائش لگوائے گئے تھے۔ 4 گھوڑے 10 دن کے لئے کرایہ پر لائے گئے تھے گھڑ سواری کی ٹریننگ کے لئے، اس سے بھی خدام و اطفال نے لطف اٹھایا۔ امسال مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ میں بہترین کارکردگی دکھاتے ہوئے علم انعامی کے حقدار قرار پانے والی قیادتوں کا اعلان کیا گیا۔ امسال اطفال الاحمدیہ میں ''برہمن بڑیہ'' کی قیادت اول قرار پائی جبکہ خدام الاحمدیہ میں ''شالشیری'' کی قیادت اول آئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کو علم وعرفان میں بڑھائے اور اسے صحیح معنوں میں احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین۔

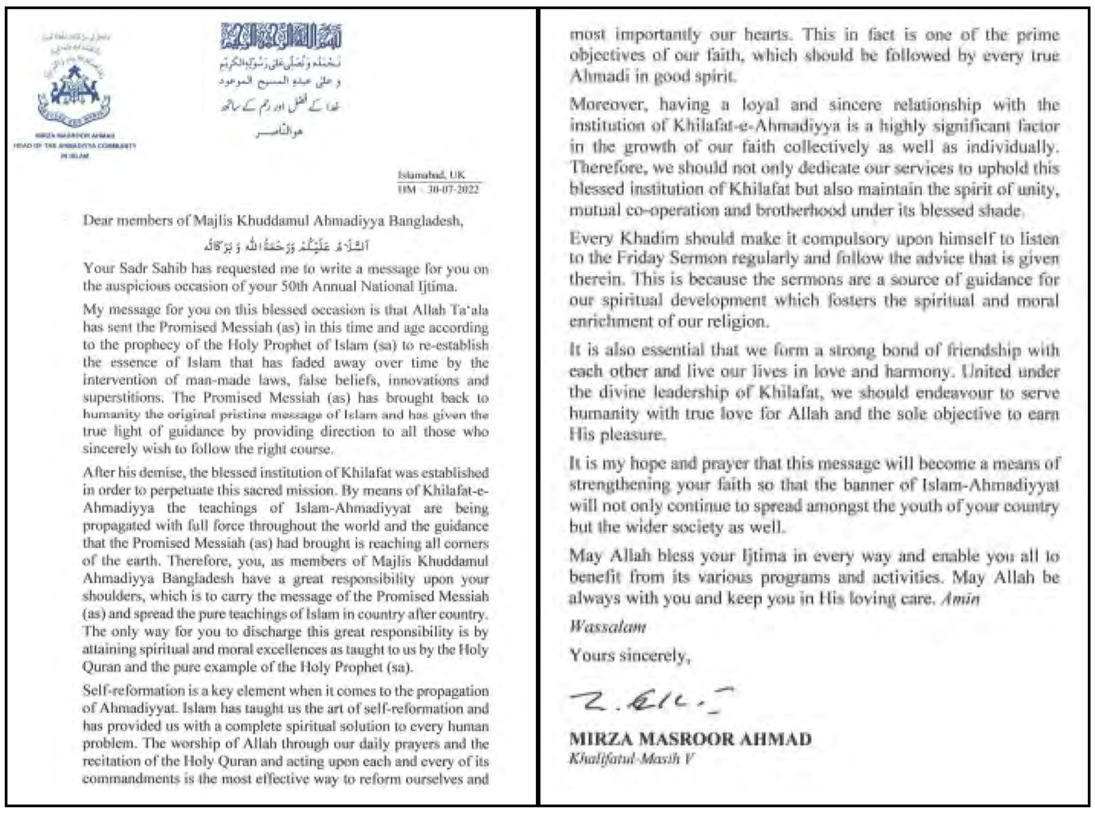

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

MIRZA MASROOR AHMAD
HEAD OF THE AHMADIYYA COMMUNITY IN ISLAM

Islamabad, UK
HM - 30-07-2022

Dear members of Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bangladesh,

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

Your Sadr Sahib has requested me to write a message for you on the auspicious occasion of your 50th Annual National Ijtima.

My message for you on this blessed occasion is that Allah Ta'ala has sent the Promised Messiah (as) in this time and age according to the prophecy of the Holy Prophet of Islam (sa) to re-establish the essence of Islam that has faded away over time by the intervention of man-made laws, false beliefs, innovations and superstitions. The Promised Messiah (as) has brought back to humanity the original pristine message of Islam and has given the true light of guidance by providing direction to all those who sincerely wish to follow the right course.

After his demise, the blessed institution of Khilafat was established in order to perpetuate this sacred mission. By means of Khilafat-e-Ahmadiyya the teachings of Islam-Ahmadiyyat are being propagated with full force throughout the world and the guidance that the Promised Messiah (as) had brought is reaching all corners of the earth. Therefore, you, as members of Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bangladesh have a great responsibility upon your shoulders, which is to carry the message of the Promised Messiah (as) and spread the pure teachings of Islam in country after country. The only way for you to discharge this great responsibility is by attaining spiritual and moral excellences as taught to us by the Holy Quran and the pure example of the Holy Prophet (sa).

Self-reformation is a key element when it comes to the propagation of Ahmadiyyat. Islam has taught us the art of self-reformation and has provided us with a complete spiritual solution to every human problem. The worship of Allah through our daily prayers and the recitation of the Holy Quran and acting upon each and every of its commandments is the most effective way to reform ourselves and most importantly our hearts. This in fact is one of the prime objectives of our faith, which should be followed by every true Ahmadi in good spirit.

Moreover, having a loyal and sincere relationship with the institution of Khilafat-e-Ahmadiyya is a highly significant factor in the growth of our faith collectively as well as individually. Therefore, we should not only dedicate our services to uphold this blessed institution of Khilafat but also maintain the spirit of unity, mutual co-operation and brotherhood under its blessed shade.

Every Khadim should make it compulsory upon himself to listen to the Friday Sermon regularly and follow the advice that is given therein. This is because the sermons are a source of guidance for our spiritual development which fosters the spiritual and moral enrichment of our religion.

It is also essential that we form a strong bond of friendship with each other and live our lives in love and harmony. United under the divine leadership of Khilafat, we should endeavour to serve humanity with true love for Allah and the sole objective to earn His pleasure.

It is my hope and prayer that this message will become a means of strengthening your faith so that the banner of Islam-Ahmadiyyat will not only continue to spread amongst the youth of your country but the wider society as well.

May Allah bless your Ijtima in every way and enable you all to benefit from its various programs and activities. May Allah be always with you and keep you in His loving care. *Amin*

Wassalam

Yours sincerely,

MIRZA MASROOR AHMAD
Khalifatul-Masih V

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: خلیفہ اولؓ کا حضرت مسیح موعودؑ سے ابتدائی تعارف...... از صفحہ 13

اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہیں کریں گے لیکن مولوی صاحب کے وجود سے ہزاروں لوگوں کو فیض پہنچتا ہے۔قرآن و حدیث کا درس دیتے ہیں۔اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں۔ ایک دنیاداری کے کام کیلئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے۔اس دن جب عصر کے بعد درس قرآن مجید دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے الفاظ منہ سے نہ نکلتے تھے۔فرمایا: مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے اور وہ یہ کہ میں ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے۔آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت اس قسم کا خیال ظاہر کیا کہ اگر ہم نور الدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں تو پھر بھی وہ انکار نہیں کرے گا۔‘‘

(حیاتِ نور صفحہ 186-187)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا بیان ہے کہ:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے جس قدر آدمی ہیں۔سب کو حضور علیہ السلام سے اپنے اپنے طریق پر محبت تھی مگر جس قدر ادب و محبت حضور خلیفہ اولؓ کو تھی۔ اس کی نظیر تلاش کرنی مشکل ہے۔ چنانچہ ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔وہاں ذکر ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی دوست سے کر دینے کے لئے کہا مگر وہ دوست راضی نہ ہوا۔اتفاقاً اس وقت مرحومہ امتہ الحی صاحبہ جو اس وقت بہت چھوٹی تھیں کھیلتی ہوئی سامنے آگئیں۔حضرت مولوی صاحب اس دوست کا ذکر سن کر جوش سے فرمانے لگے، مجھے تو مرزا کہے کہ اپنی لڑکی نہالی کے لڑکے کو دے دو۔تو میں بغیر کسی انقباض کے فوراً دے دوں گا۔یہ کلمہ سخت عشق و محبت کا تھا۔مگر نتیجہ دیکھ لو کہ بالآخر وہی لڑکی حضور علیہ السلام کی بہو بنی اور اس شخص کی زوجیت میں آئی جو خود حضرت مسیح موعود کا حسن واحسان میں نظیر تھا۔‘‘

(حیاتِ نور صفحہ 187-188)

یہ چند نمونے، سینکروں مثالوں میں سے منتخب کر کے اس جگہ درج کئے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو ایسا صدق و وفا عطا فرمایا تھا جو اپنے عہد میں یقیناً بے مثال اور سب پر فائق تھا۔خود حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے:

’’صدق و صفا اور اخلاص اور محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں میں سے وہ اوّل نمبر پر ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ مسیح پاک علیہ السلام کے اس عاشقِ صادق کو آخرت میں بھی آپؑ کے قدموں میں جگہ نصیب ہو اور آپ کے جذبۂ صدق و وفا اور اطاعت وارفتگی کے یہ شاندار نمونے ہمیشہ عشّاق اسلام کے ایمانوں کو تازگی عطا کرتے رہیں۔آمین

فقہی کارنر

تعداد ازدواج یا تحدید ازدواج بشرط اعتدال

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

عرب میں صدہا بیویوں تک نکاح کر لیتے تھے اور پھر ان کے درمیان اعتدال بھی ضروری نہیں سمجھتے تھے ایک مصیبت میں عورتیں پڑی ہوئی تھیں جیسا کہ اس کا ذکر جان ڈیون پورٹ اور دوسرے بہت سارے انگریزوں نے بھی لکھا ہے۔قرآن کریم نے ان صدہا نکاحوں کے عدد کو گھٹا کر چار تک پہنچا دیا بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً۔ (سورہ النساء: 4) یعنی اگر تم ان میں اعتدال نہ رکھو تو پھر ایک ہی رکھو۔ پس اگر کوئی قرآن کے زمانہ پر ایک نظر ڈال کر دیکھے کہ دنیا میں تعداد ازدواج کس افراط تک پہنچ گیا تھا اور کیسی بے اعتدالیوں سے عورتوں کے ساتھ برتاؤ ہوتا تھا تو اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ قرآن نے دنیا پر احسان کیا کہ ان تمام بے اعتدالیوں کو موقوف کر دیا لیکن چونکہ قانون قدرت ایسا ہی پڑا ہے کہ بعض اوقات انسان کو اولاد کی خواہش اور بیوی کے عقیمہ ہونے کے سبب سے یا بیوی کے دائمی بیمار ہونے کی وجہ سے یا بیوی کو ایسی بیماری کے عارضہ سے جس میں مباشرت ہرگز ناممکن ہے جیسی بعض صورتیں خروج رحم کی جن میں چھونے کے ساتھ ہی عورت کی جان نکلتی ہے اور کبھی دس دس سال ایسی بیمایاں رہتی ہیں اور بیوی کا زمانہ پیری جلد آنے سے یا اس کے جلد جلد حمل دار ہونے کے باعث سے فطرتاً دوسری بیوی کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے اس قدر تعدد کے لئے جواز کا حکم دے دیا اور ساتھ اس کے اعتدال کی شرط لگا دی سو یہ انسان کی حالت پر رحم ہے تا وہ اپنی فطری ضرورتوں کے پیش آنے کے وقت الٰہی حکمت کے تدارک سے محروم نہ رہے جن کو اس بات کا علم نہیں کہ عرب کے باشندے قرآن شریف سے پہلے کثرت ازدواج میں کس بے اعتدالی تک پہنچے ہوئے تھے ایسے بیوقوف ضرور کثرت ازدواج کا الزام اسلام پر لگائیں گے مگر تاریخ کے جاننے والے اس بات کا اقرار کریں گے کہ قرآن نے ان رسموں کو گھٹایا ہے نہ کہ بڑھایا۔

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 44-45)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

سہیلی کے نام خط

مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی شادی ہوگئی ہے۔اس مسّرت آمیز خبر سے حد درجہ خوشی ہوئی دل باغ باغ ہوگیا۔آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو مبارک ہو۔تم ایک دولتمند گھرانے کی پڑھی لکھی لڑکی ہو اور بہت ناز و نعم میں پلی ہو لیکن نہ خاندان کی دولت نے تمہیں مغرور کیا اور نہ اعلیٰ تعلیم نے تمہارے خیالات کو بدلا اور نہ لاڈ و پیار نے تمہارے اخلاق و کردار کو متاثر کیا۔نہ دین نے تمہارے اندر تنگ نظری پیدا کی اس کے برعکس دین نے تمہارے اندر انکساری، اعلیٰ تعلیم نے بلند خیالی، مطالعہ نے دور دینی، لاڈ و پیار نے تم میں محبت و مروّت، کا جذبہ پیدا کیا اور تم ایک مثالی لڑکی ہو خدا اب تمہیں عملی زندگی میں ایک مثالی بیوی اور مثالی ماں بننے کی توفیق عطا کرے۔آمین۔اور یہ بھی کہ شادی بالکل ہی سادہ اور قطعی شرعی طریق پر عمل میں آئی عزیز و اقارب دوست و احباب کی موجودگی میں عین اسلامی طریق پر شادی کا ہونا ان دنوں سنسنی خیز خبر ہے۔

(مرسلہ: مصباح عمر تیاپوری۔ انڈیا)

طلوع وغروب آفتاب

25/ نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:17	17:37
مدینہ منورہ		05:22	17:33
قادیان		05:40	17:25
ربوہ		05:20	17:05
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:07	16:04